تیربهدف دوائین

بتی سٹ اس بکس مین تین شیشیان ہین ایک شیشی بتی رغوز کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر ناموکی سستت رگون کا بالی خارج ہو جاتا ہے - اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص مین سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی ہے - جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن مین خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے غرضکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ...

گولڈن پلز یہ گولیان اعلی درجہ کی مقوی و مبہی ہین جو فولاد - چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزاء سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کی جاتی ہین - جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض مین مبتلا ہوکر اپنی اعلی درجہ کی قوت کو ضائع کر چکے ہون انکو ان گولیون کو ضرور استعمال کرنا چاہئیے قیمت ...

مومیائی ابتدائی سل و دق - دمہ - جسم کی کمزوری - درد کمر وغیرہ کو دفعیہ کیلئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد ۲ رتی کہا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے - اعلی درجہ کی مقوی و مولد خون ہے بچے بوڑھے - جوان سبکو یکسان مفید ہے قیمت فی چھٹانک ... محصول ...

معجون مقوی دماغ جن لوگون کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو - اور دماغ کمزور ہو - نزلہ اور درد سر - نسیان - آنکھون ضعف بصر کی شکایت ہو - اس معجون کو استعمال کرین انشاءاللہ تمام شکایت رفع ہو جائینگی فی ڈبیہ ... محصول ...

ممسک جریان اس کے استعمال سے جریان بند - منی گاڑھی ہو کر شروع ہوتی ہے قیمت فی شیشی ...

ہاضمہ کی گولیاں یہ گولیاں قوت ہاضمہ کو بڑھانے مین عجیب الاثر ہین -
قیمت فی شیشی ... محصول ...

نوٹ - علاوہ ازین ہر مرض کی دوائی ہم سے مل سکتی ہے - دوائی طلب کرتے وقت پوری پوری کیفیت لکھنی چاہئیے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جاوے ÷

خداوند کی ماں امہات المومنین کا الزامی جواب ایک نامسلم گروکل کی تصنیف جس مین مورخین یہود اور مفسرین اناجیل کے اقوال ...

المشتہر پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹڑہ قلعہ

مفصلۂ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ وارزان ملسکتا ہے فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے ÷

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ - تکمئی عمدہ
زرین لنگی
اودھ ٹھنو کی
آزار بند سوتی
〃 ریشمی
تہان گبرون
جوتا ساخت لدھیانہ عمدہ
بوٹ زرین پشاوری
برآب ودستانہ اونی
〃 سوتی
فوجی زرین خاکی رنگ
ساٹن ٹسری اودھ
〃 خاکی
رنگین لوئی طول ۱۰ گز عرض ۲ گز
دری جا بجا لنگ

کلاہ سادہ - تکمہ فی عدد
〃 زرین
رومال ریشمی
کمبل ولیسی
〃 فوجی
لوئی سفید
〃 رنگین طول ۱ گز عرض ۲ گز
پٹی ولیسی اونی ۲ ا فی جوڑہ
پٹی پشمینہ - روپیہ گز سے ... گز تک
سرج ... گز سے ... گز تک
چادر پشمینہ ... تک
بنیان دیا جامہ اونی ... تک
〃 سوتی
جرابین دوسوتی
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے

باقی مال مفصل فہرست منگواکر ملاحظہ فرمائیے

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال - فوجی لنگیان - کمربند - سیل - زین - بٹن - جرابین سوتی و زرین ہیچ اونی - سنہری رو پہلی وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگرون کے ہمارے ہان سے ارزان ملیگا - ایک بار تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماوین پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی -

نوٹ :- سوداگرون کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے تمام خریداران کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جاویگا ÷

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹر کٹر لدھیانہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ہزمیجسٹی امیر صاحب سرہند میں ۱۰ جنوری بوقت ۸ بجے دن کے امیر صاحب سرہند تشریف لائے چار بجے دن کے بعد روضہ مجدد صاحب بسواری گہوڑا گاڑی تشریف لے گئے اور مع جوتی روضہ میں گئے اور کہا کہ جب ہم خانہ خدا میں مع نعلین جا کر نماز پڑہتے ہیں تو یہاں کیا ڈر ہے اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا وہاں سے دیگر روضوں پر بھی فاتحہ خوانی کے لئے گئے (حنفی علماء جو سنت جان کر مع نعلین نماز پڑہنے والوں کو طرح طرح کے الفاظ اور القاب عطا فرمایا کرتے ہیں۔ اس فعل کے باعث امیر صاحب کو بھی کچھ ضرور پیش کرین گے) اور بقول مشتبر کچھ ہزار روپیہ مجاوروں میں تقسیم کر دیا اور اور کچھ زمین بھی خرید کر روضہ کے متعلق وقف کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا اور بقول بعض ڈہائی ہزار روپیہ مجاوروں کو دینے کی بابت لکہینگے اور مبلغ دو صد روپیہ ہاتہ پر جاپیان گوردوارہ سکہان دینے کو لکہینگے (ہماری تو یہ رسمیت بابائی امیر صاحب کو عطیہ پر فخر نہ کریں تو وہ سکہوں کو بھی فخر ہوگا) غروب آفتاب کے بعد کیمپ میں تشریف فرما ہوئے اور ہندو اہلکاران ریاست سے فرمایا کہ میں بلا تمیز ہندو مسلم اپنی قلمرو میں یکسان مراعات سب پر رکہتا ہوں اور جب دولت خداداد کو رعایا سے امداد کی ضرورت ہوتی ہے تو ہندو مسلمان سب امداد دیتے ہیں اور فرمایا کہ جیسے گاؤ کی عزت تم کرتے ہو ہم بہی نظر وقعت سے دیکہتے ہیں اسواسطے عید قربان پر جو ہمکو دہلی میں ہوگا۔ حکم دیا گیا ہے کہ کوئی ہمارا آدمی گائے کی قربانی نہ کرے (کیا کفار کی خوشی کیلئے ایسے امور جائز ہیں کیا گورنمنٹ کو ممانعت قربانی وذبح گاؤ میں ایک مجبت نہیں ہاتہ آئی اور مسلمانوں کو حد سے زیادہ ضعف نہیں پہنچیگا) نامہ نگار

امیر صاحب نماز کے ایسے پابند ہیں کہ پشاور میں لائن دیکہتے دیکہتے نماز عصر کا وقت تنگ ہوتا معلوم ہوا۔ تو فوراً بآواز بلند خود پکارا کہ جسنے بادشاہ افغانستان کے ساتھہ ملکر نماز پڑہنی ہے وہ آجاوے چنانچہ مسلمان حاضرین نے ملکر نماز پڑہی (کیا ہندوستان کے نوابان اور رئیسوں کے لئے مقام عبرت نہیں؟)

برٹش آرمی کونسل فیڈرہا کہ پنڈی کو مرتب سے ۵۰ ہزار فوج کی مصنوعی لڑائی کا سامان کر رہی ہے اس سے قبل ایسے بینظیر پیمانہ پر کبہی ایسی جنگ نہ ہوئی تہی۔ بحری فوج بہی اس میں شریک ہوگی۔

۱۶ جنوری کو ہزمیجسٹی امیر صاحب کابل کیلئے علیگڈھ کالج میں جو جلسہ ہوا اسمیں الہ الوقار نواب وقار الملک صاحب بہی اسمیں مدعو ہو کر علیگڈھ تشریف لیگئے ہیں +

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے ہزمیجسٹی امیر صاحب کے لئے پشاور میں جو سرکاری جلسہ کیا گیا تہا اس میں لیڈیوں کو پس پردہ بٹہایا گیا تہا (کیوں؟)

شراب کا طوفان۔ چند روز ہوئے گلاسگو میں ایک شراب کے کارخانہ میں عجیب حادثہ واقعہ ہوا۔ کارخانہ کی چوتہی منزل پر ایک دہات کے ستون کے سہارے پر کئی بڑے بڑے آہنی تالاب شراب کے بہرے ہوئے تہے غالباً بوجہ کی زیادتی سے یہ ستون ٹوٹ گیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کل شراب کہ جو دو لاکہ گیلن کے قریب تہی۔ مع تالابوں کے کچہ مصالح کے کارخانہ سے بہ نکلی کارخانہ میں اس وقت صرف ایک دو آدمی تہے۔ شراب کی زد دار رو میں بہ گئے بعض گاڑیاں کارخانہ سے اسباب لانے کے لئے باہر کہڑی تہیں وہ بہی سو گہوڑوں اور گاڑیبانوں کے اس رو میں بہ گئیں گاڑیبانوں میں سے ایک کے پاس اس قدر پانی آگہرے کہ وہ زور سے مقابل کی ایک دیوار میں جا کر لگا کہ جس سے اس کے اس قدر چوٹیں آئیں کہ وہ جلدی سے مرگیا۔ آٹہ آدمی اور بہی اس قدر زخمی ہوئے کہ انہیں ہسپتال میں اٹہا کر لیجانا پڑا۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اس حادثہ سے لاکہوں روپیہ کا نقصان ہوا ہوگا +

انگلینڈ میں شراب نوشی۔ مسٹر جے۔ ٹی۔ نولن سپیشل کمشنر نے اندازہ لگایا ہے کہ بیئر اور شرابوں کو چہوڑ کر صرف جسکارم کے نام سے انگلینڈ میں جو ایک قسم کی شراب استعمال کی جاتی ہے صرف اسی کی میزان سالانہ قریباً چالیس لاکہ گیلن ہے +

کلکتہ میں پانچ صد سودیشی اور پارسی خواتین نے بہی اپنا ایک علیحدہ جلسہ کیا اس میں کئی رانیاں بہی شامل تہیں۔ مہارانی بڑودہ نے مفصل تقریر کی۔ کل پچاس لیکچر موصول ہوئے تہے۔ جنمیں سے پندرہ پڑہے گئے وہ زیادہ تر اصلاح نسواں اور ضروریات خانہ داری پر لکہے گئے تہے (ترقی کے آثار ہیں) لیڈی منٹو نے مہارانی بڑودہ سے ان کے قیام گاہ پر جا کر ملاقات کی +

ہزمیجسٹی ملک معظم قیصر ہند نے مفصلہ ذیل امپریل کیڈٹوں کو جنہوں نے تین سال تک امپریل کیڈٹ کور میں تعلیم پا کر ہزمیجسٹی قیصر ہند کی فوج میں فوجی کی کمیشن پانے کا مستحق ثابت کیا تہا۔ لفٹنٹ کا رینک عطا کیا۔ خان محمد اکبر خان رئیس ہوتی ضلع پشاور۔ الا صاحب ڈفلی رئیس جاتبہ۔ ملک ممتاز محمد خان رئیس شاہپور پنجاب۔ کنور پرتہی سنگہ جاگیردار ریاست کوٹہ راجپوتانہ +

ahmadimuslim.de

فتاوے

سوال چونکہ کثرت سے آتے ہیں اس لئے بارہا لکھا گیا کہ دیر لگنے سے یہ خیال نکیا جائے کہ سوال ردی میں ڈالا گیا۔ نہیں بلکہ نوبت بنوبت درج ہوتے ہیں یہ خیال بھی صحیح نہیں کہ خریداروں ہی کے سوال درج ہوتے ہیں غیر خریداروں کے نہیں۔ بلکہ جواب دینے میں اس بات کی کوئی تمیز نہیں۔ (ابو الوفا)

س نمبر ۹۳۔ بنگال میں یہ دستور ہے (ہندوستان و عرب کا علم مجھکو نہیں) کہ گو علی العموم بچے کی کمر میں ڈورا (دہاگہ سیاہ یا سرخ) باندہتے ہیں اور چند لڑی فقت بعضے تو یہ جواب دیتے ہیں کہ بچے کی کمر خالی رکھنا نہیں چاہئے اور بعضے یہ جواب دیتے ہیں کہ ڈورا بچے کی کمر میں باندہنے سے ایک قسم کی زینت ہوتی ہے۔ مگر متشرع لوگ اس فعل کو ناجائز و بدعت کہتے ہیں حتی کہ بچے کی کمر میں دیکھنے سے اگر قدرت ہوتی ہو تو کھلوا دیتے ہیں۔ اور جیسے عاملین میں دو طرح کے لوگ ہیں ویسے مانعین میں بھی دو طرح کے لوگ ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ ڈورا کمر میں باندہنے سے زینت ہے تو ایک قسم کا زیور ہوا اور زیور مردوں کو پہننا حرام ہے لہذا لڑکے کی کمر میں نہ باندہو اور لڑکیوں کی کمر میں باندہنے سے کوئی حرج نہیں۔ اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ ڈورا باندہنا مطلق جائز نہیں۔ خواہ لڑکا ہو خواہ لڑکی۔ اگر زینت کا خیال ہے تو لڑکیوں کی کمر میں ڈورا کے عوض میں اور کوئی قسم کا زیور مثل زنجیر و کمر دانی کے باندہو۔ لہذا اکوئی رتو چاندی کی زنجیر بنا کے باندہتے ہیں۔ کوئی حب من سلور کی زنجیر باندہتے ہیں غرض ڈورا کے بارہ میں اتنا تشدد تو کرتے ہیں مگر دلیل ناجائز و بدعت ہونے کی کوئی پیش نہیں کرتے بہر کیف ڈورا بچے کی کمر میں باندہنے سے زینت تو ہوتی ہے مگر شریعت میں کیا حکم ہے قرون خیر میں اسکا رواج تہا یا نہیں؟

س نمبر ۹۴۔ کوئی شخص اگر بوجہ عدم استطاعت یا بوجہ غفلت کے اپنے لڑکے کا عقیقہ ساتویں روز یا چودہویں روز یا اکیسویں روز نہیں کیا۔ تو وہ اگر بعد ایام مذکورہ یا بوقت استطاعت عقیقہ کیا تو وہ عقیقہ میں محسوب ہوگا۔ یا نہ بعضے علما کہتے ہیں کہ ایام ثلاثہ کے بعد کرنے سے وہ عقیقہ نہوگا اور اسکو عقیقہ کا ثواب نہیں ملیگا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بعد نبوت عقیقہ کرنے کی حدیث مروی ہے اس حدیث میں کلام ہے وہ قابل استدلال نہیں تو اس بارہ میں ہمارے علماء اہل حدیث کی کیا تحقیق ہے۔ بحر بر فرما دیں۔ عند اللہ ماجور ہونگے۔

السائل کمترین ثاقب مرشد آبادی خریدار اہلحدیث عـ۱۸۸ـد

ج نمبر ۹۳۔ ڈورا باندہنے کی رسم کی ابتدا یوں معلوم ہوتی ہے کہ غیر اللہ کی حمایت میں نظر بد سے حمایت ہو۔ اب اگر کوئی ایسا خیال نہ کرے تو امر مباح ہے مگر اصل بنا اسکی یہی معلوم ہوتی ہے اسلئے ڈورے کی رسم کو بالکل بند کر دینا چاہئے۔ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا الا ان امر الجاهلية كله موضوع تحت قدمی یادر کہو کفر و شرک کی تمام باتیں میں نے دبادی ہیں پس اس رسم کو کسی طرح زندہ نہیں رکہنا چاہئے۔ زینت کے لئے اور بہت سے ذرائع ہیں

ج نمبر ۹۴۔ عقیقہ کے لئے حدیث میں تو ساتواں روز ہی آیا ہے مگر بعض سلف نے وسعت کو ملحوظ رکھکر کہا ہے کہ اگر ساتویں روز کوئی مانع پیش آجاوے۔ تو چودہویں روز یا اکیسویں روز کر دے۔ اب دیکہنا یہ ہے کہ جن حضرات نے ساتویں روز سے اکیسویں تک نوبت پہونچائی ہے انکی مراد کیا بجلا ہے کہ اس سے آگے جائز نہیں۔ کچھ شک نہیں کہ انکی مراد آسانی کرنے سے ہے۔ نہ کہ اکیس تک حصر کرنے سے۔ اگر حصر کرنا ہوتا تو ساتویں روز سے آگے قدم کیوں رکہتے۔ پس اگر وہی کوئی شخص نادار اور مجبور ہے کہ ان تاریخوں میں نہیں کر سکتا۔ تو جب اسکو وسعت ہو کر لے۔ عام مومنوں کو شریعت جب یہ حکم دیتی ہے کہ مقروضوں کو وسعت تک مہلت دو فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ تو اپنے مقروضوں کو ڈہیل نہ دیگی ہو بیکسی دیگی۔

س نمبر ۹۵۔ سماع موتی ثابت ہے یا نہیں۔ اور اسکا قائل کیسا ہے۔

س نمبر ۹۶۔ توسل و استمداد از انبیا و اولیا جائز و مباح ہے یا حرام و شرک و کفر اور اسکو قائل و فاعل کا کیا حکم ہے۔ اور یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے۔

س نمبر ۹۷۔ قرآن مجید تلاوت کرکے اموات کے ارواح کو ایصال ثواب کرنا یا مزار پر جا کر فاتحہ پڑہنا ثابت و درست ہے اور اسکا نفع اموات کو ہوگا یا نہیں۔

س نمبر ۹۸۔ بوسہ قبر جائز و مباح ہے یا مکروہ یا حرام یا شرک و کفر۔

س نمبر ۹۹۔ زیارت مزارات و زیارت روضہ منورہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفر کرنا مباح و مندوب ہے یا ناجائز و حرام و شرک؟

س نمبر ۱۰۰۔ مجلس مولود شریف جسمیں روایات صحیحہ بیان کئے جائیں اور کوئی ناجائز مجمع نہو اسکا کیا حکم ہے۔

س نمبر ۱۰۱۔ علما صوفیا کے ہاتھ چومنا کیسا ہے۔

س نمبر ۱۰۲۔ سلام میں ہاتھ اٹھانا یا صرف اشارہ سے سلام کرنا جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۰۳۔ السلام علیک ایہا النبی جو تشہد میں قصدہ میں پڑہی جاتی ہے،

ahmadimuslim.de

جاتا ہے یہ ندا و خطاب کیا ہے۔

س نمبر ۱۰۴۔ جو مذہبی و دینی امر کہ رسول اللہ فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ و تابعین کے وقت میں ہوا وہ بدعت ہے یا نہیں اور جو امر کہ قرون ثلاثہ کے بعد میں ہوا اگرچہ وہ ادلہ اربعہ سے ہی مستنبط ہو کیا وہ سب بدعت ہے۔

خاکسار محمد عبد اللہ اڈیپوری سندھ ضلع پٹنہ

ج نمبر ۹۵۔ قرآن شریف میں سماع موتی کی صاف نفی ہے انک لا تسمع الموتی علماء حنفیہ نے لکھا ہے اگر کوئی قسم کھائے کہ میں فلاں شخص سے کلام کرونگا۔ مگر مردہ کی حالت میں کلام کرے تو قسم پوری نہ ہوگی کیونکہ مردے سنتے نہیں فتح القدیر وغیرہ خلاف اسکے جس صحابی سماع موتی کا قائل تھا غلطی پر ہے۔

ج نمبر ۹۶۔ توسل کے معنے اگر یہ ہیں کہ بحق فلاں کہکر دعا مانگے اور استمداد سے مراد یہ ہے کہ ان سے مدد چاہی جائے تو یہ ثابت نہیں بلکہ منع ہے۔ قائل اسکا بدعتی ہے۔ اور اگر توسل کے معنے یہ ہیں کہ ان کے ذریعہ سے ہدایت حاصل کیجائے یعنی جو انہوں نے فرمایا ہے اسپر عمل کیا جائے۔ اور استمداد سے یہ مراد ہے کہ انکی زندگی میں ان امور میں جو بشری طاقت میں ہیں امداد مانگی جاوے تو جائز ہے تعاونوا علی البر والتقوی۔ یا رسول اللہ کہنا جائز نہیں ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اسطرح کہنے کی تعلیم نہیں فرمائی اور جو التحیات میں ایہا النبی آتا ہے اول تو ابن مسعود کی روایت میں علی النبی ہے۔ دوم اصول میں یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ خلاف نص قیاس پر قیاس کرنا جائز نہیں۔ **ج نمبر ۹۷** تلاوت قرآن کا ایصال ثواب میں اختلاف ہے امید ہے کہ ثواب سے خالی نہیں ہوگا۔ ... مزارات ...

ج نمبر ۹۹۔ مزارات اور روضہ منورہ کی زیارت کے قصد پر سفر کرنے کی جواز کسی صحیح حدیث میں پائی نہیں جاتی۔ مسجد نبوی کے ارادہ پر جانا مستحب ہے ایک روایت (جو بیان کیجاتی ہے کہ من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی) اسکا کوئی ثبوت نہیں۔

ج نمبر ۱۰۰۔ خاص بیان مولود کے لئے انعقاد مجلس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نہیں سکھایا۔ نہ زمانہ صحابہ میں اسکا رواج ہوا۔ اسلئے گو روایات غیر صحیحہ سے خالی ہو تو بھی محض انعقاد مجلس بھی اسی غرض سے بدعت ہے۔ ہاں اثنا وعظ میں کوئی واعظ صحیح صحیح واقعات ولادت بیان کردے تو جائز ہے۔ تعجب ہے جو لوگ مولود کی مجالس پر سرگرمی کرتے ہیں وہ اپنی ان مجالس کے اہتمام سے آنحضرت کی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر یعنی اللہ کا رسول تمہارے لئے عمدہ نقشہ ہے۔ بس اسی نقشہ کے مطابق کام کرو۔ پس جب اسوۂ حسنہ نے ہمکو اسطرح کی مجالس کا حکم نہیں دیا نہ کرکے دکھایا تو ہم کیوں کریں۔

ج نمبر ۱۰۱۔ علماء اور صلحا کے ہاتھوں کو چومنا جائز نہیں۔ **ج نمبر ۱۰۲** سلام ...

ج نمبر ۱۰۳۔ اسکا جواب نمبر ۹۶ میں آیا ہے۔ یہ ندا حکائی ہے خطابی نہیں تاہم علی النبی کہنا افضل ہے۔ (دیکھو صحیح بخاری اخیر پارہ ۲۶)

ج نمبر ۱۰۴۔ بدعت وہ بری ہے جسکی بابت حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد یعنی جو کام ایسا ہو کہ اسپر حضور نبوی کا حکم نہ صراحۃً ہو نہ استنباطاً اور اسکو کار ثواب جانکر کیا جاوے تو وہ بدعت ہے خواہ کسی زمانہ میں ہو خواہ اسکو کرنے والے کوئی لوگ ہوں۔ صحابہ کرام نے جو کام کئے ہیں وہ یا تو صراحۃً زمانہ نبوی میں وجود پذیر ہو چکے تھے۔ مگر پھر کسی وجہ سے معرض التوا میں آگئے جیسے جماعت تراویح جسکا ثبوت خود زمانہ نبوی میں ملتا ہے ایسے ہی اعمال کی بابت ارشاد ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین من بعدی یا استنباطاً ان احکام سے نکل سکتے ہیں جو زمانہ نبوی میں مروج تھے۔ مثلاً جمعہ کی اذان اول۔ کیونکہ حضرت عثمان وغیرہ رضی اللہ عنہم نے سوچا کہ لوگ دور دراز سے آتے ہیں اسلئے خطبہ کے متصل اذان دینے سے اذان کی غرض حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ خطبہ بھی انکو پورا نہیں ملتا نیز مقیس علیہ ملتا ہے۔ اسلئے اذان اول کا حکم فرما دیا۔ اس قسم کے احکام کو عرف فقہا میں قیاس کہتے ہیں۔ ایسے احکام ہر ایک زمانہ میں مقبول ہیں بدعت نہیں خواہ زمانہ صحابہ میں ہوں یا تابعین میں خواہ اب بھی اس قسم کے استنباطات کوئی کرے بدعت نہ ہوگی۔ بدعت وہی کام ہوگا۔ جو ارشادات شریعت سے نہ صراحۃً نہ استنباطاً ثابت ہوں لیکن ساتھ ہی اسکے یہ امر بھی علماء نے صراحۃً لکھا ہے کہ جس امر کی سنیت اور بدعت میں اختلاف ہو یعنی ایک کام ہے کہ بعض علماء تو اسکو کسی وجہ سے سنت یا مستحب کہتے ہیں اور بعض اسکو بدعت جانتے ہیں تو ایسے فعل کو چھوڑ ہی دینا چاہئے جیسے فی زماننا رسم میلاد۔

قطع نظر دلائل منع کے صرف اختلاف علماء بھی اس کے کرنے سے مانع ہے رد المحتار میں لکھا ہے۔ اذا تردد الحکم بین سنۃ وبدعۃ کان ترک السنۃ راجحا علی فعل البدعۃ۔ (جلد اول صفحہ ۴۵۰)

ہدایت الزوجین۔ خاوند بیوی کے حقوق کا بیان قیمت ۱ مینجر

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۶۵۔ چنانکہ حق تعالیٰ عالم الغیب گفتہ ہمچنین حضرت رسول اکرم علیہ السلام را عالم الغیب گفتہ شود یا نہ و بر تقدیر ثانی قائل او را چہ حکم دادہ شود بینوا و کدام کس بر سجادہ جناب مرحوم مغفور حضرت مولانا رشید احمد صاحب علیہ الرحمۃ گنگوہی جلوس نمود۔ اطلاع بخشید۔ (ابو الفضل مفتی سید عباس شاہ حسینی حیدر آبادی)

ج نمبر ۶۵۔ علم غیب خاصہ خداوند تعالیٰ است۔ ہر کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم را عالم غیب داند کفرش لازم آید۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ در شرح فقہ اکبر گفتہ۔ ذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی یعلم الغیب یعنی ہر کہ اعتقاد دارد کہ پیغمبر علیہ السلام غیب میداند علماء حنفیہ بحق آں فتویٰ تکفیر کردہ است۔

بسجادہ مولانا رشید احمد صاحب مرحوم مولوی مسعود احمد صاحب خلف ایشاں است۔ لیکن نہ بطریق صوفیا بلکہ محض نیابت ابنیت۔

س نمبر ۶۶۔ قرآن شریف میں جیسے ہر سورہ کے پہلے بسم اللہ مرقوم ہے۔ تو نماز میں ہر سورہ کے پہلے بسم اللہ یا کہیں بیچ میں سے کوئی رکوع پڑھے تو وہاں بسم اللہ پڑھنا قرآن و حدیث میں سنت یا جائز کے طور پر ثابت ہے یا نہیں؟

س نمبر ۶۷۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کے وقت جو دنبہ بہشت سے خدا کی قدرت سے پہنچا تھا۔ آیا اس کو حضرت ابراہیم نے ذبح کر کے اسکا گوشت کھایا یا مسکینوں کو تقسیم کیا۔ قرآن و حدیث میں یا کتب تاریخ میں ثبوت ہے یا نہیں؟

س نمبر ۶۸۔ امام کے سامنے سے گذرنا منع ہے یا مقتدی کے سامنے سے بھی

س نمبر ۶۹۔ یہ بات جو سنی جاتی ہے کہ آسمان سے جو پانی زمین پر برستا ہے تو اس کو ہر ایک فرشتے ایک ایک قطرہ لے کر زمین میں رکھتے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ تا قیامت پانی لے کر زمین نہیں آتے ثبوت اس کا حدیث و قرآن سے ہے یا نہیں؟

س نمبر ۷۰۔ جو کپڑا کہ اس سے ہاتھ پاؤں وغیرہ پونچھے جاتے ہیں۔ اس کپڑے سے بحالت موجود رہنے دوسرے کپڑے کے نماز پڑھنا درست ہے۔ یا نہیں جواب اس کا حدیث سے ہونا چاہئے۔

س نمبر ۷۱۔ جب بستی آباد تھی لوگ ایک موی کی زمین میں مسجد بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور اسوقت وہ بستی ویران ہو گئی۔ اب وہ زمین والا مسجد کی جگہ کو کھود کر آباد کر سکتا ہے یا نہیں۔ حدیث میں کچھ ثبوت ہے۔

س نمبر ۷۲۔ ایک حدیث کا حکم کہ زکوٰۃ سردار کے حوالہ کرو اور ایک حدیث میں کہ زکوٰۃ اپنے قرابت والے کو دو۔ اب دونو حدیث کی رفع تعارض کی کیا صورت ہے۔ حدیث صحیح سے جواب ہونی چاہئے اور کیونکر میں کامل زکوٰۃ سے بری ہو سکوں (محمد عبدالرحمن مدرسہ فلاح المسلمین دواری پوسٹ نوہٹہ ضلع راجشاہی)

ج نمبر ۶۶۔ بیشک ہر سورہ کے شروع میں بسم اللہ پڑھ لینا سنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے گا ہے بالجہر گا ہے بالسر۔ درمیان سے اگر شروع کرے۔

ج نمبر ۶۷۔ بہشت سے دنبہ آنے کا ثبوت قرآن و حدیث نہیں۔ بعض مفسرین کے بے سند اقوال ہیں۔ جن لوگوں کو قربانی کا گوشت کھلانے کا حکم ہے انہی کو کھلایا ہوگا۔ اطعموا القانع والمعتر۔

ج نمبر ۶۸۔ اگر سترہ نہیں ہے تو ہر ایک کے سامنے سے گذرنا منع ہے۔ اور اگر سترہ ہے تو منع نہیں۔

ج نمبر ۶۹۔ یہ مضمون میں نے کسی آیت یا حدیث صحیح میں نہیں دیکھا۔

ج نمبر ۷۰۔ اگر کپڑا ناپاک نہیں تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر ناپاک ہے تو جائز نہیں۔ ہاتھ منہ پونچھنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔

ج نمبر ۷۱۔ اگر مسجد کی زمین اصل مالک نے وقف کر دی ہے تو اس کا کھودنا جائز نہیں۔ اور اگر معمولی طور سے نماز کے لئے چبوترہ بنا رکھا ہے جیسا کہ عام طور پر زمیندار باغات وغیرہ میں بنا رکھتے ہیں تو بعد ویرانی کے اس کا کھودنا اور زراعت کرنا جائز ہے۔

ج نمبر ۷۲۔ دونو حدیثوں میں تعارض نہیں۔ غریبوں کو دو مگر سردار کی معرفت اگر سردار نہ ہو تو خود ہی دیدو۔ لیکن دینی کاموں کے لئے سردار کا ہونا ضروری ہے

س نمبر ۷۳۔ نماز تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں اور جو شخص نماز تہجد پڑھے اسکو وتر بعد نماز عشا پڑھ لینا چاہئے۔ یا بعد نماز تہجد۔ اور نماز تہجد دو دو رکعتیں پڑھے یا چار چار اور نماز تہجد کا وقت کسوقت سے شروع ہوتا ہے اور کسوقت تک رہتا ہے

س نمبر ۷۴۔ مسجد میں جماعت اول ہو چکی۔ اس کے بعد چند آدمی اور جمع ہو گئے وہ دوسری جماعت کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اور دوسری جماعت میں تکبیر کہنا چاہئے یا نہیں؟

س نمبر ۷۵۔ آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا کیسا ہے۔

س نمبر ۷۶۔ جمعہ کے دن جب کہ امام خطبہ پڑھنے کو منبر پر بیٹھتا ہے۔ اور دوسری اذان دیجاتی ہے۔ اس اذان کو سنکر دعا اللھم رب ھذا الخ پڑھنا چاہئے

یا نہیں اور جب کہ امام ایک خطبہ پڑھکر بیٹھتا ہے۔ اسوقت دونو ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنا کیسا ہے۔

س نمبر ۷۔ خاوند اپنی بیوی کو امام بنکر نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر پڑھا سکتا ہے تو دونو یعنی خاوند بیوی برابر کھڑے ہوں یا آگے پیچھے۔

س نمبر ۸۔ آٹھ تراویح کا پڑہنا سوائے مذہب اہلحدیث کے اور کسی کے مذہب میں بھی (یعنی حنفی۔ شافعی مالکی حنبلی) جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۹۔ وتر میں دعا قنوت پڑہنا چاہیئے یا نہیں۔ اگر پڑھنا چاہیئے تو رکوع سے پہلے پڑے یا بعد رکوع۔

س نمبر ۱۰۔ اگر وتر میں دعا قنوت رکوع سے پہلے پڑھے تو اللہ اکبر کہکر رفع یدین کرکے ہاتھ باندھکر قنوت پڑھے۔ یا بغیر اللہ اکبر کہے اور بغیر رفع یدین کرے قنوت پڑھکر رکوع میں چلا جاوے اور اگر بعد رکوع پڑھے تو ہاتھ اٹھاکر پڑھے یا ہاتھ چھوڑکر۔

س نمبر ۱۱۔ ۲-۳-۴ روز یا ۸-۱۰ روز کے واسطے کہیں سفر کو جاوے تو نماز قصر پڑھے یا نہیں اور سفر میں سنت پڑھنا چاہیئے یا نہیں۔ (ایک سائل)

ج نمبر ۳۔ نماز تہجد کی رکعتیں سات سے گیارہ تک آئی ہیں۔ انہیں میں وتر بھی ہیں۔ وتروں میں اختیار ہے۔ عشا کے وقت پڑھ لے یا تہجد کے وقت۔ کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آنحضرت نے تمام رات میں وتر پڑھے ہیں۔ اول۔ اوسط۔ آخر۔

ج نمبر ۴۔ جماعت ثانیہ کر سکتے ہیں۔ حدیث ترمذی میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جماعت کرا چکے تھے۔ ایک شخص آیا۔ آپ نے حاضرین کو ترغیب دی کہ اس کے ساتھ ملکر نماز پڑھو۔ صدیق اکبر نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور یہ جماعت ثانیہ ہوئی۔ تکبیر کہنا جائز ہے۔

ج نمبر ۵۔ اگر کوئی عارضہ ہے تو جائز ہے بغیر عارضہ کے بند نہ کرے۔

ج نمبر ۶۔ بیشک دعا مانگو پڑھے اور دونو خطبوں کے درمیان بھی ہاتھ اٹھاکر دعا کرے کیونکہ جمعہ میں جو ایک گھڑی دعا کے قبول ہونے کی ہے وہ اسوقت بھی ہے۔

ج نمبر ۷۔ پڑھا سکتا ہے مگر بیوی ایک صف کے فاصلہ پر پیچھے کھڑی ہو۔ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔

ج نمبر ۸۔ آٹھ تراویح کی سنیت کے قائل حنفی بھی ہیں۔ دیکھو فتح القدیر شرح ہدایہ۔

ج نمبر ۹ و ۱۰۔ وتروں میں دعا قنوت پڑھنے کے متعلق کوئی منصوص حکم تو کسی صحیح حدیث میں ہم نے نہیں دیکھا۔ البتہ امام حسن فرماتے ہیں کہ مجھکو چند کلمات آنحضرت نے سکھائے تھے۔ میں ان کو وتروں میں پڑھا کرتا ہوں پس پڑھ لینا جائز ہے۔ بہتر رکوع سے بعد ہے کیونکہ سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد قبولیت کا موقعہ ہے۔ ہاتھ اٹھاکر اور چھوڑکر دونو طرح جائز ہے۔

ج نمبر ۱۱۔ اہلحدیث کا مذہب ہے کہ اگر کسی جگہ پر تین روز کی اقامت کا ارادہ کیا ہے تو قصر جائز ہے۔ اگر چار روز کا ارادہ ہے تو اتمام کرے۔ کیونکہ آنحضرت نے حضرت عباس کو مکہ شریف میں تین روز ٹھیرنے کی اجازت بخشی تھی زیادہ نہیں۔ کیونکہ مہاجر کو بعد از ہجرت اپنے وطن میں اقامت کرنا منع ہے۔ تین روز کی اجازت سے ثابت ہوتا ہے کہ اتنی مدت میں مقیم نہیں ہوتا۔ بہتر تو یہی ہے کہ ہر حال میں اتمام کرے۔ کیونکہ آنحضرت نے بھی اتمام کیا تھا۔ سنتیں سوائے صبح کی سنتوں کے موکد نہیں رہتیں۔

س نمبر ۱۲۔ ایک شخص اچانک بغیر وصیت کے فوت ہوگیا۔ وہ کوئی جائداد کا مالک نہ تھا۔ بلکہ اس نے پانچہزار روپیہ قرض دینا تھا۔ اس کے چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کو اپنے باپ کے قرض اتارنے میں کس قدر حصہ ادا کرنا چاہیئے۔ (ایک اہلحدیث از امرتسر)

ج نمبر ۱۲۔ اولاد اگر وسعت رکھتی ہے تو ان سب کو ملکر قرض ادا کرنا چاہیئے اور اگر خود ہی غریب اور نادار ہیں تو لاچار ہیں۔ اور اگر بعض ان میں سے آسودہ حال ہیں کہ قرض ادا کر سکتے ہیں تو وہی ادا کریں۔ اس میں حصہ رسدی کی بات نہیں جو دے سکتا ہے دیدے۔ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔

س نمبر ۱۳۔ ایک شخص عرصہ دو سال کا اپنی عورت کو گھر نہیں لایا اور اپنی شادی دوسری جگہ کر لی مگر طلاق تحریری نہیں دی اور زبانی کہہ دیا ہے کہ میں طلاق دیتا ہوں۔ کوئی شخص اسکو نکاح میں نہیں لایا۔ اب تحریری طلاق دیگا اور بعد طلاق تحریری کے اندر نکاح انکا کیا گیا تو آپ تحریر فرماویں کہ تحریری طلاق کی عدت گذار کر نکاح کرنا چاہیئے۔

س نمبر ۱۴۔ عشر جو غلہ سے نکالا جاتا ہے سیدوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۱۵۔ صدقہ فطر بھی سیدوں کو دینا جائز ہے یا نہیں۔ (سید محمد حسین از قصبہ کھتریں)

ج نمبر ۱۳۔ اگر زبانی طلاق کا ثبوت کامل ہو تو اسی روز سے عدت شمار ہوگی اور اگر ثبوت نہیں تو تحریر سے ہوگی۔

ج نمبر ۱۴۔ عشر بھی زکوۃ ہے اسلئے سیدوں کو جائز نہیں۔ ج نمبر ۱۵۔ صدقہ فطر بھی سیدوں کو جائز نہیں۔ صدقہ اور زکوۃ کی کوئی قسم بھی سادات کو جائز نہیں۔ واللہ اعلم عند اللہ

انتخاب الاخبار

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مجیٹھہ ضلع امرتسر میں آریوں کے مباحثہ کے لئے گئے تھے کہ ۳۰ دسمبر کی پہلی شب کو گیارہ بجے بریلی سے تار آیا کہ آریہ سماج کا جلسہ ہے جاری آؤ۔ مولوی صاحب نے یہ تار ۳۱ کو آکر دیکھا اور اندازہ لگایا کہ ایام تعطیل ختم ہو رہے ہیں میرے جانے پر جلسہ بھی ختم ہو جائیگا اسلئے نہ گئے۔ فرلیسندہ تار کا نام صرف عبدالغنی لکھا تھا محلہ وغیرہ کچھ نہ تھا۔ نہ کوئی عہدہ کہ وہ تار کا جواب بھی نہ لکھ سکے پھر عبدالغنی صاحب فرلیسندہ تار جواب سے مطلع ہوں۔

قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر میں آریوں نے اپنے جلسہ پر مسلمانوں کو بھی دعوت مباحثہ دی اہلحدیث وہاں کے مسلمانوں نے مولوی صاحب کو طلب کیا۔ گو مولوی صاحب سفر سے ابھی آئے تھے۔ مگر ناچار جانا پڑا۔ الحمد للہ کہ مباحثہ نہایت کامیاب رہا۔ اور فتح کا ثبوت ہم ایک اجنبی شہادت دیتے ہیں جو سکھ قوم سے ہے انکی تحریر کے چند فقرات یہ ہیں:۔

"۹ دسمبر کو بحث ہوئی۔ ہم مولوی صاحب کی عقل سے سمجھتے ہیں کہ آریہ ایسے ہو گئے جیسے مرغی کی طرح سر چھپائے رہے۔ نحوروں میں تیل جلایا"

چندا سنگھ حوالدار پنشنر مجیٹھہ

آریہ مناظر صاحب کا یہ حال تھا کہ تمام بورڈ پریذیڈنٹ بھی تو نہیں کر سکتا اور حکم نہ مانا کیونکہ پریذیڈنٹ انکو بدزبانی اور بے تعلق بات کرنے سے روکتا تھا۔

(حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنۃ امرتسر)

ملک شام میں یہودیوں کی کثرت ہوتی جاتی ہے۔ چنانچہ فلسطین خاص میں اسوقت لاکھ آبادی یہودیوں کی ہے۔

جاپان کا ارادہ ہے کہ آئندہ سال دس کروڑ سے زیادہ روپیہ بحری فوج اور ... کے بڑھانے میں صرف کرے۔

خبر ہے کہ گورنمنٹ ہند تجویز سوچ رہی ہے کہ ابتدائی مدرسوں میں فیس بالکل موقوف کر دیجائے۔

جالندھر شہر سٹیشن کی پولیس کی چوکیوں پر ڈاکہ پڑا۔ تمام سپاہی اسوقت اپنے اپنے منصب پر گئے ہوئے تھے۔ صرف ایک ہی سپاہی حاضر تھا جس نے ڈاکہ والوں کا مقابلہ کیا۔ مگر لاٹھیوں کی بوچھاڑ سے بیہوش ہو گیا۔ ڈاکہ زن کپڑوں کی ایک گٹھڑی اور ایک دو تلواریں لیکر چلتے بنے۔ کہا کہ شہر میں بدؤوں کی لوٹ اس روز زیادہ ...

امیر صاحب کابل نے بڑی خوشی سے منظور کیا ہے کہ آپ لاہور میں اسلامیہ کالج کی عمارت کا بنیادی پتھر رکھیں گے۔

رنگون میں دریا کے کنارے پر ایک ارتعاش واقع ہوا جس سے کنارہ سو فٹ تک مع سڑک کے دریا برد ہو گیا۔ اسکی اصلاح کیلئے ایک کمیٹی منتخب ہوئی ہے۔

رنگون میں طاعون گلٹی کے ساتھ ہیضہ نے زور پکڑا ہے۔ چنانچہ یکم دسمبر سے ہیضہ کی ۴۳ واردات ہو چکی ہیں۔ خدا خیر کرے۔

پورسیا سے رانچی تک ریلوے آمد و رفت کے لئے یکم اپریل سے کھل جائیگی۔

ہز میجسٹی امیر کی سیاحت کے متعلق فوجی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں پشاور اور آگرہ میں ہز میجسٹی کا گارڈ آف آنر برٹش سے لیا جائیگا۔

ہفتہ مختتمہ ۸ دسمبر کے اندر پنجاب میں طاعون سے حسب ذیل موتیں ہوئیں رہتک ۸ کرنال ۳۰۔ انبالہ ۶۰۔ جالندھر ۵۶۔ لدھیانہ ۳۲۱۔ فیروزپور ۱۳۔ منٹگمری ۷۔ لاہور ۹ امرتسر ۶۸۔ گورداسپور ۲۱۳۔ سیالکوٹ ۱۱۳۔ گوجرانوالہ ۲۳۔ گجرات ۱۵۔ راولپنڈی ۹ راولپور ۱۔ ریاست پٹیالہ ۲۲۳۔ کپورتھلہ ۲۳۔ ریاست جیند ۱۶۔

افغانستان کے کرنل شاہ محمد خاں نے قزاقوں کے ایک گروہ کو گرفتار کیا قزاق ٹولوں سے مارے گئے۔ مگر انکے سردار محمد دین کا سر کاٹ کر مختلف مواضع میں عبرت کے لئے پھرایا گیا۔

فرانس میں مذہب و ملک کا جھگڑا زور وں پر ہے۔ حال ہی میں ایک سو پانچ گرجے سلطنت نے بزور فوج خالی کرائے ہیں۔

جہلم وسیالکوٹ کے میدان میں مصنوعی جنگ ہوئی۔ جنگ کا نقشہ اور طرز جنگ بالکل اصلی جنگ کے مانند۔

روس میں اگرچہ بہت کچھ امن ہو گیا ہے۔ مگر پھر بھی انقلاب پسند کوئی نہ کوئی شرارت کر ہی دیتے ہیں چنانچہ ۱۵ دسمبر کا ایک پیغام مظہر ہے کہ جب ماسکو کا سابق گورنر جنرل امیر البحر ڈب سوسینٹ پیٹرز برگ کے ایک بازار میں سے گذر رہا تھا۔ اسپر ایک بم کا گولہ پھینکا گیا۔ مگر انکو خفیف سا زخم آیا۔ اور گولہ پھینکنے والے جو دو آدمی تھے گرفتار کئے گئے۔

روس اور جاپان میں ماہی گیری کے متعلق جو نامہ و پیام ہو رہے تھے۔ اب بند ہو گئے ہیں۔ روس میں یہ خوف دامنگیر ہو رہا ہے۔ کہ جاپانی جنگ کو از سر نو شروع کرنے کے لئے کوئی بہانہ ڈھونڈھ رہے ہیں۔

لاہور میں ابر کھل گیا ہے۔ لیکن سردی خوب بڑھ رہی ہے۔ پنجاب میں خوب بارش ہوئی۔

"... ہے کہ سلطانی انتظام پر اعتراضات ہوتے ہیں۔ حالانکہ وہ ملک بھی مستلج ہے)

ahmadimuslim.de

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ — اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں طبعی پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراکی دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بکثرت اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے۔ غرضیکہ یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت ۔

گولڈن پلز — یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و محلل اجزاء سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں جو صاحب ہر قسم مرض میں مبتلا ہوکر کسی اور وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں یا کسی بات کو شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت ۔

مومیائی ع — ابتدائی سل و دق۔ کھانسی۔ معدہ کی کمزوری۔ دردکمر وغیرہ کے دفعیہ کیلئے اکسیر اعظم ہے چوٹ لگنے کی دوچار رتی کھالینے سے درد کافور ہوجاتا ہے اور مباشرت کے بعد دو رتی کھالینے سے اصلی طاقت بحال ہوجاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مومیائی ہے۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت فی چٹانک ۔ محصولڈاک وغیرہ

معجون مقوی دماغ — جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ۔ دردسر سے تنگ آگئے ہوں ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں انشاء اللہ تمام شکایات رفع ہوجائینگی۔ قیمت فی ڈبیہ ۔ محصولڈاک

ممسک جریان — اس کے استعمال سے جریان بند۔ منی گاڑہی اور ہوجاتی ہے قیمت فی شیشی ۔

ہاضمہ کی گولیاں — یہ گولیاں قوت ہاضمہ کو بڑہانے میں بے نظیر ہیں قیمت فی شیشی ۔ محصول

نوٹ — علاوہ ازیں ہر قسم کی ادویات ہم سے مل سکتی ہیں۔ دوائی طلب کرتے وقت پوری پوری کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ حسب حالت دوائی بھیجی جائے

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ عہ سے تک فی عدد	کلاہ سادہ ۲ سے ۵ تک فی عدد
زریں لونگی سے عہ " "	" زریں عہ " " "
اوڑہنی کی " " سے " "	رومال ریشمی ۸ " سے " "
آزار بند سوتی ۲ " " ۱۲ " "	کمبل دیسی سے " " "
" ریشمی ۱۲ " سے " "	" فوجی " " " "
تہبان گبرون " " "	اونی سفید " " " "
جتا ساخت لدھیانہ " " "	" رنگین طول ۳ گز عرض ۱ گز " سے "
جوتا زریں ہوشیارپوری " "	پٹی دیسی اونی ۱۳ " ۱۴ " فی جوڑہ
جراب دوستانہ اونی ۸ " "	پٹی پشمینہ سے گز " " گز تک
" سوتی " سے فی جوڑہ	سرج عہ گز " " گز تک
فوجی ارمین خاکی رنگ پختہ ۲ گز سے " گز	چادر پشمینہ " " تک
عمامہ ململ اودہ " " تک	بنیان و پاجامہ اونی " "
" خاکی " " "	" " سوتی " "
رنگین اونی طول ۳ گز عرض ۲ گز	جرابیں وغیرہ " " "
دری بڑے پلنگ " "	دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے

باقی مال مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

علاوہ ان کے ہر قسم کا مال۔ فوجی لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل۔ زین۔ بٹن۔ جھالر سوتی و زریں۔ پیچ اونی۔ سنہری روپہلی۔ وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کی بازاری مال سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں جس سے خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجائیگی۔

نوٹ — سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جائیگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ قلعہ

کرنے کا موقع ملیگا ہے

ادہر آپ پیارے ہنر آزمائیں + تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

باقی یا باقی

قصیدہ رائیہ بمقابلہ قصیدہ مرزائیہ

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک رسالہ اعجاز احمدی لکھا تھا جسمیں ایک قصیدہ عربی بھی تھا۔ اسکا نام مرزا صاحب نے قصیدہ اعجازیہ رکھا تھا۔ بایں زعم کہ اس کے مقابلہ کا کسی سے بن نہیں سکیگا۔ خاکسار نے اس قصیدہ کی کسی قدر اغلاط رسالہ الہامات مرزا میں لکھی ہیں جنکا جواب آجتک نہ مرزا صاحب سے ہوا اور نہ انکے کسی حواری سے ہوسکا جن احباب نے رسالہ مذکورہ نہ دیکھا ہو۔ انکی اطلاع کے لئے قصیدہ مذکورہ کے دو تین شعر لکھے جاتے ہیں مطلع قصیدہ کا یہ ہے:۔

ایا ارض مد قد دفاک مدمر + وارداک ضلیل واغراک موغر

باوجودیکہ مجرمی اسکا رفع ہے۔ تاہم بہت سے اشعار ایسے بھی ہیں جنمیں نہ نحو کا لحاظ ہے نہ عروض کا پاس۔ چنانچہ ے

انخیت ذنباعا تنا اوابالی فاء + اذا اخیت مثلا اوہ یت امر القیس

اس شعر میں امرء القیس۔ ہ دیت کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب چاہیے تھا۔ مگر قادیانی مسیح نے اپنے اعجاز سے اُسے مرفوع کر دیا۔ اور سنئے!

وما اعتدی الا مرتیری بکا ذبہ + واغری علی صحبی لیاما وکفروا

اس شعر کا ترجمہ ہی اس کی خوبی کا مظہر ہے جو حضرت نے خود ہی کیا ہے۔ فرماتے ہیں ”اور جب ثناء اللہ اپنی فریبوں سے حد سے گذر گیا اور لوگوں کو میرے دوستوں پر برانگیختہ کیا“

اس ترجمہ میں یہ چالاکی ہے کہ ”تو دا“ کا اظہار ہوتا ہے نہ کفروا کا ترجمہ نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ اس شعر میں ”بہ“ ماحرف شرط ہے انکی جزا دوسرے شعر میں نکلتی ہے جو یہ ہے:۔

فقالوا لیوسف ما نری الخیر ہھنا + ولکنہ من قومہ کان یحذر

لما کی جزا پر ف کا آنا جائز نہیں۔ قرآن شریف میں ہے لما زاغوا ازاغ اللہ قلوبہم۔ غرض اسی قسم کی سینکڑوں لفظی اور معنوی غلطیوں سے یہ قصیدہ پر تھا اس لئے کسی اہل علم نے اس کے مقابلہ میں قصیدہ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی تاہم اللہ تعالیٰ نے چونکہ مرزا صاحب قادیانی کے بیجا غرور کو توڑنا تھا۔ اسلئے خدا نے قاضی ضیا ظفر الدین مرحوم پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کو توجہ دلائی تو مرحوم نے ایک قصیدہ لکھا لیکن طبع ہونے تک نوبت نہ آئی تھی کہ مرحوم نے پیغام اجل کو لبیک کہا اور قصیدہ کہیں ردی ہی میں پڑا رہا۔

آخر کار مرحوم کے اور میرے ایک شاگرد رشید مولوی محمد داؤد مولوی فاضل نے مجھ سے کہا کہ اس قصیدہ کو چھپوا دیا جائے تاکہ مصنف کی محنت ضائع نہ ہو۔ میں نے خیال کیا کہ رسالہ کی صورت میں چھاپنے سے خرچ ہوگا اور اشاعت بھی کم ہوگی اسلئے اخبار میں ایک ایک کالم میں پورا کر دیا جاویگا چنانچہ آج سے شروع کیا جاتا ہے۔ ناظرین سے امید ہے کہ قصیدہ کے مصنف اور ساعی کو لئے دعاء خیر فرماوینگے۔ بہرحال قصیدہ مذکورہ یہ ہے (اڈیٹر)

تفانبات من ذکری علوم تبعثر + فلو با امانت الھوی تذکر

باقی آئندہ

اخبار کی شکایت

آرہ کے جلسہ پر مجھ سے کئی ایک احباب نے اخبار نہ پہونچنے کی شکایت کی جسے میں باور کرتا ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے احباب نہ تو ہماری سنتے ہیں نہ زمانہ سے سبق حاصل کرتے ہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں بلکہ ہمیشہ لکھتے ہیں کہ اخبار دفتر سے ہر ایک خریدار کے نام برابر جاتا ہے جس ہفتہ نہ پہونچے۔ فوراً اپنے ہاں کے ہیڈ آفس ڈاکخانہ کو ایک شکایتی کارڈ لکھیں اور ایک کارڈ دفتر ہذا میں بھیجیں۔ ایک آدہ دفعہ ایسا کرنے سے انتظام ہوجائیگا۔ لیکن جو صاحب ایک آدہ دفعہ خاموش رہتے ہیں۔ تو یاروں کا کام بنجاتا ہے وہ خفیہ چور جانتے ہیں کہ انکو اخبار کی حاجت نہیں پس وہ بے دھڑک انکو ہی ہضم کرجاتے ہیں۔ بس یہ ایک ہی گر ہے جو ہمیشہ کے لئے کارآمد ہے۔ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اپنے خریداروں کو یقین دلاسکیں کہ اخبار ہر جمعہ کو ۸۔۹ بجے کے درمیان صبح کے وقت سب خریداروں کے لئے ڈاکخانہ میں بھیجا جاتا ہے۔ جو لوگ ہماری تجویز پر عمل کرینگے انکو شکایت کا موقع نہ رہیگا۔

عمر کریم کی نام کا اشتہار نمبر ۳ اور مشتہر کو نیک صلاح

از نامہ نگار مبارکپوری

عمر کریم کے نام سے ایک اشتہار نمبر ۳ چھپ چلا۔ اس مشتہر کے خلل دماغ ہونیکا اب پورا یقین ہوگیا جو اشتہار نکلتا ہے۔ اسمیں کچھ ایسی پریشان باتیں ہوتی ہیں جو صحیح دماغ والا آدمی کبھی نہیں لکھ سکتا یا

اطلاع:۔ ناظرین! دو کالمیں اس پرچہ کی چھپ گئی تھیں مگر کاپی ملکے پتھر پر چڑھنے سے پہلے پریس کی کمانی ٹوٹ گئی جسکے باعث پرچہ ہذا لیٹ ہوگیا۔ (مینیجر)

منیجر اہل حدیث امرتسر

شاید بقول مولوی عبدالہادی افیونی کو لیلی کی محبت میں ایسی محویت ہے کہ ہوش و حواس درست نہیں - یہ شخص حاملین علم نبوی اور احادیث رسول اللہ بالخصوص اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری کے حسد میں اس طرح منہمک ہو کہ نہ دماغ درست ہے نہ عقل برجا جناب عمی مولوی احمد مبارکپوری نے ایک کتاب مسمی بہ فہمائش اسی شخص کے اشتہار کلانی نمبر ۲ کے جواب میں لکھکر بہت کچھ سمجھایا تھا کہ حاملین علم نبوی اور احادیث رسول اللہ کی کسر شان جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسر شان کرنیوالی کا حکم جو شفائے قاضی عیاض وغیرہ میں لکھا ہے مخفی نہیں - دیکھو جس طرح کروڑا ابوحنیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر نہیں ہو سکتے اسی طرح کروڑ باتیں امام ابوحنیفہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے برابر وزن میں نہیں ہو سکتیں جناب عمی مولوی احمد مبارکپوری کا یہ لکھنا بہت صحیح ہے کہ اس مشتہر عمر کریم کو نہ احقاق حق منظور ہے نہ اظہار حقانیت بلکہ محض شہرت کیونکہ جو فہرست جواب طلب پیش کیگئی تہی ایک بات کا بہی جواب اس شخص نے نہیں دیا - مثلاً لکھا گیا تھا کہ جو جرح صحیح بخاری کے کسی راوی پر کسی نے کی ہے - تو اس سے بڑھکر امام ابوحنیفہ اور انکے استاد حماد بن ابی سلیمان اور امام محمد اور ابویوسف پر کیگئی ہیں شرح سیح زیلعی میزان وغیرہ سے عبارات معہ حوالہ صفحہ وغیرہ لکھا گیا تھا - دیکھو فہمائش کوئی راوی صحیح بخاری کا عدالت و ثقاہت میں ان ائمہ سے کم نہیں ہے - اور اگر کسی راوی کو کسی نے مرجیہ لکھا ہے تو امام دار قطنی امام ابن عدی حضرت پیران پیر وغیرہ نے امام ابوحنیفہ اور حماد بن ابی سلیمان او کل ائمہ حنفیہ کو مرجیہ کہا ہے دیکھو فہمائش صفحہ ۱۱ مشتہر نمبر ۳ عمر کریم اسکا کیا جواب رکھتے ہیں کیونکہ اس سے تو مدت کی بنی ہوئی حنفیت کی بنیاد منہدم ہو جائیگی اور حنفیت کا صیغہ ہی جمع غائب ہو جائیگا - اہلحدیث کے لئے تو بیسیوں کتابیں حدیث نبوی کی موجود ہیں اور فضل خدا سے جن راویوں کو مجروح لکھا تہا ہر ایک کی توثیق نقل کیگئی تہی جس کو دیانت داری سے جناب عمر کریم صاحب نے چھپا دیا (دیکھو فہمائش صفحہ ۲۲-۲۳) عمر کریم کے سامنے فقہ حنفیہ کی ایک فہرست مسائل پیش کیگئی تہی کہ اگر مذہب حنفی اور تقلید حق ہے تو ان مسائل کو قرآن و حدیث سے ثابت کرو - عمر کریم کو اسطرح سانپ سونگھ گیا کہ پوری فہرست سے ایک بات کا بھی جواب نہ دیا جن حدیثوں میں تناقض کہلایا

رسالہ یہ کتاب ناظرین اخبار اہلحدیث کو بالخصوص اور شائقین کو بالعموم مفت بھیجی جاتی ہے - بیرنگ یا ٹکٹ آدہ آنہ آنے پر اس پتہ سے طلب کیجئے -

پٹنہ - محلہ بارخ حاجی قصور - بمکان مولوی یعقوب صاحب

تہا - ہر ایک کا جواب باصواب دیا گیا تہا - مقتدائے حنفیہ علامہ طحطاوی علامہ عینی ملا علی قاری شیخ عبدالحق وغیرہ کا صحیح بخاری کے اصح الکتب ہونے پر اتفاق بتانا مع قید صفحہ و عبارت لکھا گیا تہا - اب اس گمنام مشتہر کو یہ سوجھی کہ نہایہ عنایہ جیسی فقہ کی کتابوں سے دیکھئے بارہ میں ملا علی قاری حنفی شیخ عبدالحق حنفی وغیرہ لکھتے ہیں فوالا عبرۃ بنقل صاحب النہایۃ ولا بقیۃ شراح الہدایۃ فانہم لیسوا من المحدثین یعنی نہایہ کے مصنف کے نقل کا اعتبار نہیں نہ دیگر ہدایہ کے شارحین کے نقل کا اعتبار کیونکہ یہ لوگ محدث نہیں) ایسی غیر معتبر کتابوں سے امام الفقہا والمحدثین امام بخاری کی نسبت ایک لغو اور بے بنیاد قصہ بے سند لکھکر عوام ضعیف القلب مسلمانوں کو بدعقیدہ بنانا چاہتے ہیں مگر یہ ابلہ فریبی اور ملمع سازی کیونکر چل سکتی ہے - ابلہ فریبی کا زمانہ گیا - اسی مشتہر نمبر ۳ کو یہ **نیک صلاح** دیجاتی ہے کہ اسی قصہ کو محقق طور پر ثابت کرو کیونکہ بقول احناف نہایہ کے مصنف و دیگر شارحین ہدایہ قابل اعتبار نہیں اور وہ لوگ باوجود بے اعتبار رہنے کے اس قصہ کو بے سند لکھتے ہیں اسپر بہی قیل کے لفظ کے ساتھ نہ کسی کا حوالہ ہے نہ سند) آپ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اخبار اہلحدیث سے ضرور پانسو کا انعام حاصل کریں یا اوراپنے خلل دماغی کا علاج کریں اور خدائی عذاب کو اپنے اوپر سے ٹالیں خسر الدنیا والاخرۃ اسی کا نام ہے - کیا توہین حدیث نبوی اور حاملین علم نبوی کے درپے ہونا فلاح دے سکتا ہے - ہرگز نہیں اس مشتہر عمر کریم نے اشتہار نمبر ۳ میں جہاں امام بخاری کی نسبت اسی قصہ کو لکھا ہے - یہ بہی ہے کہ امام بخاری تو بخارا میں پیدا ہوئے امام المحدثین کیونکر ہو سکتے ہیں اور چھ لاکھ حدیثیں کیونکر یاد رکھ سکتے ہیں کیا انکو سچ مچ خلل دماغی ہے - یہ تو ایسا ہی ہوا کہ کسی نے کہا حضرت بلال تو حبشی غلام تھے حبش میں پیدا ہوئے صحابی و جلیل القدر صحابی کیونکر ہو سکتے ہیں ؎

الٹی سمجھ کسی کو بہی ایسی خدا نہ دے ✦ دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

کیا افیونی کو لیلی سے اتنی بہی فرصت نہ ملی جو امام بخاری کے سفر اور طلب علم نبوی کے شوق کو دیکھتے لوکان الدین عند الثریا لنالہ من ہؤلاء الرجال کی بشارت کا خیال نہ رہا جناب امام ابوحنیفہ کی بزرگی میں کسکو کلام ہے - مقصود تو یہ ہے کہ علم حدیث کے طلب میں جانفشانی کا سفر امام بخاری نے اختیار کیا یا امام ابوحنیفہ نے اور اس دین میں دنیا کی خاک امام بخاری نے چھانی یا امام ابوحنیفہ نے امام المحدثین دنیا میں کون کہلایا اور امام اہل الرائے والقیاس کون مشہور ہوا اتفق العلماء و جمہور المحدثین ان صحیح البخاری مقدم علی سائر الکتب المصنفہ (دیکھو مقدمہ مشکوۃ شیخ عبدالحق صفحہ) کس کی کتاب کی شان ہے - ولیس کتاب یساوی صحیح البخاری (مقدمہ مشکوۃ صفحہ) کس کی شان ہے اصح الکتب

* کرنا ہو تو پہر یہ کوئی اپنا نشان ظاہر کریں (اڈیٹر) مسٔلہ وہ قصہ یہ ہے کہ بقول مولوی عمر کریم حنفی امام بخاری سے کسی نے پوچھا کہ ایک لڑکا اور لڑکی بکری کا دودہ پئیں تو ہمشیر ہو جائینگے یا نہیں امام بخاری نے کہا ہو جائینگے - (تعف - اڈیٹر)

بعد کتاب اللہ (یعنی جلد اول صفحہ ۱) جس کو اصح الکتب تمام علمائے حنفیہ بالاتفاق بتاتے ہیں وہ کون کتاب ہے جو درمیان حجرہ نبوی اور منبر نبوی کے جو روضۃ من ریاض الجنۃ ہے سولہ برس میں اور ہر حدیث کے لکھنے سے پہلے دو رکعت نماز استخارہ کر کے کوئی کتاب لکھی گئی۔ آنکھ بند کر کے علمائے مشرق و مغرب بعد کتاب اللہ جس سے دلیل پکڑتے ہیں وہ کون کتاب ہے۔ خود علمائے حنفیہ بعد کتاب اللہ جسکی خوشہ چینی کرتے ہیں وہ کون کتاب ہے کیا امام ابوحنیفہ کی کوئی ایسی کتاب ہے؟ اور سنو! یہ شخص اشتہار نمبر ۳ میں یہ بھی کہتا ہے شیخ سدو کا بکرا جو خدا کا نام لیکر ذبح کیا جاوے اسکو یہ لوگ (فقہا و اہلحدیث) حرام کہتے ہیں اسوجہ سے یہ لوگ آیت وکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ کے مخالف ہیں۔

سبحان اللہ جو بات ہے خلل دماغی کی ایسی پریشان باتیں کون بولیگا۔ بھلا اس مشتہر صاحب کے نزدیک باوجود نص قطعی حرمت ما اہل لغیر اللہ بہ کے شیخ سدو کا بکرا خدا کا نام لیکر ذبح کرنے سے حلال ہوگیا تو خنزیر بھی باوجود نص قطعی حرمت کے خدا کا نام لیکر ذبح کرنے سے حلال ہو جائیگی؟ ؎ پڑیں پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھے تو کیا سمجھے!

تمام اہلحدیث بالخصوص جناب مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی عبد العظیم صاحب وغیرہ کی خدمات میں باادب عرض ہے کہ اس شخص یعنی جناب عمر کریم صاحب کی طرف ہرگز توجہ نہ فرماویں یہ شخص ہرگز قابل خطاب نہیں فی الحقیقت اس شخص کی باتیں ایسی پریشان ہیں کہ صحیح دماغ والا آدمی کبھی ایسی باتیں نہیں بول سکتا۔ اپنے عزیز اور قیمتی وقت کو ایسے بے علم آدمی کے پیچھے ضائع کرنا بالکل نامناسب ہے۔ اشتہار نمبر ۳ عمر کریم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اہلحدیث صوفیائے کرام کو نہیں مانتے۔ ناظرین یہ بھی ابلہ فریبی ہے۔ ہم ناظرین کو دکھانا چاہتے ہیں کہ عمر کریم اور انکی بخیال مقلدین صوفیائے کرام کو مانتے ہیں یا ہم اہلحدیث پیروان سنت نبویہ۔ ناظرین خیال فرمائیں کہ مشتہر عمر کریم صاحب اشتہار نمبر ۱ - اور اشتہار نمبر ۳ میں تقلید کو واجب اور مدار ایمان بتاتے ہیں اور انکی بخیال کل مقلدین کا یہی بیان ہے۔ اور اجتہاد کو انہیں ائمہ اربعہ و ائمہ حنفیہ میں منحصر یقین کرتے ہیں۔ اب سنئیے صوفیوں کے سردار سب سے بڑے صوفی اور صوفیوں کے سرتاج محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ قلمیہ جلد ۳ میں فرماتے ہیں۔ الباب السادس والستون وثلث مائۃ فی معرفۃ وزراء المہدی الاتی آخر الزمان الذی بشر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ واذا خرج ہذا الامام المہدی فلیس لہ عدو مبین الا الفقہاء خاصۃ ویرتفع الخلاف من العالم فی الاحکام بوجود ہذا الامام ولولا ان السیف بیدہ لافتی الفقہاء بقتلہ ولکن اللہ یظہرہ بالسیف

والکرم فیطمعون ویخافون فیقبلون حکمہ من غیر ایمان بل یضمرون خلافہ کما یفعل الحنفیون والشافعیون فیما اختلفوا فیہ فمثل ہؤلاء لولا قہر الامام المہدی بالسیف ما سمعوا لہ ولا اطاعوہ بظواہرہم کما انہم لا یطیعونہ بقلوبہم بل یعتقدون فیہ اذا حکم بغیر مذہبہم انہ علی ضلالۃ فی ذلک الحکم لانہم یعتقدون ان زمان الاجتہاد قد انقطع وان اللہ لا یوجد بعد ائمتہم احدا لہ درجۃ الاجتہاد (یعنی تین سو چھیاسٹھواں باب بیچ امام مہدی آخرالزمان جنکی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے ان کے وزیروں کا بیان) ترجمہ اور جب یہ امام مہدی آخر الزمان ظاہر ہونگے تو انکے کھلے دشمن فقہا ہونگے یعنی سب دشمنوں سے بڑھکر یہ دشمن ہونگے۔ امام مہدی کے موجود ہونے کے سبب سے مذہبی اختلاف اٹھ جائیگا۔ اگر انکے ہاتھ میں تلوار نہ ہوتی تو یہ فقہا انکے قتل کا حکم دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ انکو تلوار (یعنی زور و لشکر) اور بخشش و کرم دونوں دیگا۔ اسوجہ سے یہ فقہا (حنفیہ وغیرہ) ڈرینگے اور طمع بھی رکھیں گے۔ تو انکے حکم کو ظاہر میں مانیں گے اور دل میں (کتب فقہ کے خلاف ہونے کیوجہ سے) نہیں مانیں گے جسطرح سے حنفیہ اور شافعیہ آپس میں اختلافی مسائل میں کیا کرتے ہیں تو اس طرح کے فقہا (حنفیہ وغیرہ مقلدین) اگر امام مہدی کا دباؤ اور زور تلوار نہ ہوتا تو کبھی نہ سنتے اور ظاہری اطاعت بھی نہ کرتے جسطرح دل سے انکے حکم کو نہ مانتے۔ بلکہ جب وہ امام آخرالزمان کوئی حکم شریعت کا (مطابق قرآن و حدیث) اور خلاف انکے اماموں کے دینگے تو یہ فقہا انکو گمراہ کہیں گے۔ کیونکہ ان کو یقین ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ختم ہو گیا اور اب بعد ان کے اماموں کے کوئی درجہ اجتہاد کا نہیں پاویگا۔ ناظرین یہ کتاب قلمی خدا بخش خان صاحب خان بہادر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اسمیں قریب چھ سو کے ابواب ہیں اور شیخ محی الدین ابن عربی صوفیائے کرام کے سرتاج مانے جاتے ہیں۔ اب جناب عمر کریم صاحب یا تو تقلید پر ... جسمیں جس سے مقلدین پر امام مہدی آخرالزمان کی [illegible] چلیگی اور جو باعث ذلت اور نفاق مقلدین ہے یا صوفیوں کے سرتاج شیخ محی الدین پر جو ایسی حق بات بولے اور تقلید کو موجب نفاق و ذلت بتایا اور فقہا اور مقلدین کو امام مہدی سے مار کھلوایا امام مہدی آخرالزمان کا کھلا دشمن بتایا انکے لئے کوئی سزا تجویز کریں کسی طرح عمر کریم اور انکی بخیال جمیع مقلدین کو اس الجھن سے مفر نہیں یقول عمر کریم این المفر کلا لا وزر۔ اب بھی خلاف قرآن و حدیث [illegible] کرنے والے گریبان میں منہ نہ ڈالیں قرآن سے [illegible] دنیا میں [illegible]

جناب مشتہر صاحب کی حیا کا حال تو معلوم ہے کہ اشتہار نمبر ۱ و ۲ و ۳ [illegible]

؎ پھر ایسے خبطی کی باتوں کا جواب کون دے۔ اسکی بھی کوئی صورت ہے؟ (ایڈیٹر)

ایسے دندان شکن دیئے گئے اور ایسی ایسی باتیں پیش کیگئیں جس سے موجودہ مذہب حنفی کی حالت واضح ہو جاتی ہے۔ مگر بقول شخصے سے ننگی کیا نہائیگی اور کیا نچوڑیگی جناب عمر کریم صاحب کو کچھ بھی اثر نہوا۔ بھلا کب جا تھی جواب ہوگی جب جیسے تب جیسے۔ بھلا جب مہدی آخر الزمان سے یکلو دشمن ہونگے تو ہم اہلحدیث کو کیا پوچھنا ہے؟ بائے خاصعت امام مہدی سے بھی وہی ہے اور ہم سے بھی وہی یعنی قرآن و حدیث کی متابعت اور ترک تقلید مقابلہ قرآن و حدیث انصاف سے کہو صوفیوں کو بیدین کہنے کہا ہم بنے یا تم بنے؟

اور سنو! عمر کریم صاحب آیت تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ اور حدیث لا تخیروا بین الانبیاء میں تعارض فرماتے ہیں۔ میں یہاں پر کچھ اپنی تحریر سے لکھنا نہیں چاہتا۔ علامہ عینی شرح بخاری جلد ششم کے صفحہ ۷۶ میں فرماتے ہیں۔ قال ابن التین ومعنے لا تخیروا بین الانبیاء یعنی من غیر علم والا فقد قال الله تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ اپنی خود رائی سے بلا بتائے اللہ و رسول کے نبیوں کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو۔ حدیث میں نفس الامری اور واقعی فضیلت کی جو ایک نبی کو دوسرے پر ہے اسکی نفی نہیں کی گئی بلکہ ہم کو منع کیا گیا ہے کہ تم اپنی رائے سے بلا علم فضیلت مت دو۔ علامہ عینی نے اسکا اور جواب بھی لکھا ہے۔ یہ عام فہم جواب عمر کریم کے دماغ کے لائق نقل کیا گیا۔

اور ذیل کی دو حدیثوں میں بھی آپ تعارض فرماتے ہیں عن میمونۃ زوج النبی قالت توضأ رسول الله صلی الله علیه وسلم وضوءہ للصلوٰۃ غیر رجلیه وغسل فرجه وما اصابه من الاذی ثم افاض علیه الماء ثم نحی رجلیه فغسلهما هذہ غسله فی الجنابة دوسری حدیث عن میمونۃ قالت سترت النبی وهو یغتسل من الجنابة فغسل یدیه ثم صب بیمینه علی شماله فغسل فرجه وما اصابه ثم مسح بیدہ علی الحائط والارض ثم توضأ وضوءہ للصلوٰۃ غیر رجلیه ثم افاض علی جسدہ الماء ثم تنحی فغسل قدمیه۔ اسکے بعد عمر کریم صاحب فرماتے ہیں "دیکھو کہ غسل کی ترکیب دونوں حدیثوں میں بالکل مختلف ہے پہلی حدیث میں ہے کہ پہلے آپنے وضو کیا اسکے بعد شرمگاہ کو دھویا اور دوسری حدیث میں ہے کہ پہلے شرمگاہ کو دھویا اور بعد اسکے وضو کیا"

ناظرین! جس طالب علم نے ہدایۃ النحو بھی پڑھا ہوگا۔ عمر کریم کے اس اعتراض سے تعجب نہیں کریگا۔ عمر کریم کو اس کی بھی خبر نہیں کہ واو مطلق جمع کیلئے آتی ہے اور ثم

ترتیب کے لئے۔ اسلئے سابق الذکر حدیث میں وضو کی تقدیم شرمگاہ کے دھونے پر نہیں ہوگی دوسری حدیث میں ثم کا لفظ ہے اسلئے غسل فرج اور اذی کا مقدم ہونا وضو سے ثابت ہے۔ اسکے بعد آپ فرماتے ہیں پہلی حدیث میں دیوار پر مسح کرنیکا مطلق ذکر نہیں۔ مگر دوسری حدیث میں ہے کہ دیوار پر مسح کیا اور لطف یہ کہ دونوں حدیثوں کی راوی میمونہ صاحبہ ہیں انتہی بلفظہ۔

کوئی عمر کریم سے پوچھے کہ سورہ اعراف میں بھی حضرت موسے کا واقع مذکور ہے اور سورہ طٰہٰ میں بھی۔ سورہ طٰہٰ میں یہ مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ کی والدہ نے ان کو صندوق میں بند کرکے دریا میں ڈالدیا تھا۔ لیکن سورہ اعراف میں اسکا مطلق ذکر نہیں اسی طرح کی مثالیں آپ کو کلام اللہ میں کثرت سے ملیں گی حضرت نوح حضرت ابراہیم و دیگر انبیاء کے واقعات میں، لطف یہ کہ دونوں سورتوں کے لانے والے حضرت جبرئیل ہی ہیں۔

ناظرین! یہ ہیں عمر کریم کے اعتراضات صحیح بخاری پر۔ اب تو آپ کو عمر کریم کے مبلغ علم و دیانت و راستی و عقیدہ سب کا پتہ چلا ہوگا۔ اللهم احفظنا

اس کے بعد آپکے وہ فقرات ہیں جو آب زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔ آپ فرماتے ہیں "پس اب بخاری پرستوں کو چاہئے کہ ان حدیثوں کے تنازع کو اپنے اللہ و رسول[1] کے سامنے پیش کریں اور جو جواب نازل ہو اس کے مطابق کتاب بخاری کی اصلاح کریں"

ناظرین ان الفاظ آپ خود ہی اندازہ کرلیں۔

الراقم عبد العزیز ابن عبد السلام مبارکپوری

لنگر خانہ قادیان میں مہمان نوازی اور حکیم نورالدین کا نیک خلق

بندہ چند روز ہوئے کہ بیمار ہوگیا تھا۔ امرتسر میں علاج سے چنداں فائدہ محسوس نہوا تو خیال آیا کہ قادیان جا کر حکیم نورالدین سے علاج کراؤں۔ چنانچہ میں قادیان جا پہنچا اور حکیم نورالدین کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی کیفیت سنائی۔ آپنے میری سادگی لباس اور غریبانہ وضع کو دیکھکر میری طرف توجہ نہ کی اور بے اتفاقی کے لہجہ میں بولے۔ کہ میں ظہر کے بعد تمہاری نبض دیکھونگا مگر میرے ذرا سے اصرار پر یہی کہدیا کہ جاؤ امرتسر چلے جاؤ۔ جس سے میرا دل مایوس ہوگیا اسلئے میں نے امرتسر واپس بے نیل مرام چلے آنے کا ارادہ کرلیا۔

ایسا ہی مرزا جی کے لنگر خانہ کی کیفیت ہے۔ کہ باوجودیکہ میں ایک بیمار آدمی تھا مگر دو وقت ماش کی دال اور روٹی ملتی رہی جب مہتمم لنگر خانہ سے عرض کیا۔ کہ میں بیمار آدمی ہوں

[1] ہمارا گمان تو یہ ہے کہ کتاب بخاری میں سب رہ گئی ہو ورنہ کوئی ایماندار کیا بے ایمان شریر بھی دانستہ ایسا نہیں کریگا۔ (اڈیٹر)

فتاوے

س نمبر ۸۶ ۔ فرقہ اہلحدیث نے جو اپنا نام اہلحدیث مقرر کیا ہوا ہے ۔ اسکا کوئی نقلی ثبوت بھی ہے یا حنفی مالکی وغیرہ کی طرح ہے ۔ (دریا بخش از امرتسر)

ج نمبر ۸۶ ۔ اس میں شک نہیں کہ اصل مذہبی نام تو ہمارا مسلمان ہی ہے جو خدا نے رکھا ہے ۔ لیکن بعد انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں میں استخراج مسائل میں اختلاف پیدا ہوا بعض لوگ تو فقہا کے اقوال ہی کو کافی جاننے لگے ۔ بعض صرف قرآن و حدیث پر عمل کرتے اور سوائے قرآن کو حدیث کے اور کسی کی طرف نہ تاکتے تھے ۔ بعد تحقیق آیت یا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن کو کسی امام یا مجتہد سے موافقت یا عدم موافقت کا بالکل خیال نہ ہوتا تھا ۔ رفتہ رفتہ پہلی قسم کے لوگوں کا نام اصحاب الرائے ہو گیا اور ان لوگوں کا نام اصحاب الحدیث مشہور ہوا چنانچہ استاد الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں ایک باب اس مضمون کا لکھا ہے جسکا نام ہے باب الفرق بین اہل الحدیث واصحاب الرای ۔ بعد میں جوں جوں زمانہ بعید ہوتا گیا یہ تفریق بڑھتی گئی ۔ آخر کار تیسری صدی میں حنفی شافعی وغیرہ نام مذہبی لباس میں ظاہر ہو گئے مگر وہ گروہ جو اصحاب الحدیث یا اہلحدیث کے نام سے مشہور تھا بدستور اُسی طرح رہا اصحاب الحدیث کے معنی اُس زمانے میں بھی یہی سمجھے جاتے تھے ۔ اور اب بھی یہی ہیں کہ بلا واسطہ و لحاظ کسی امام یا مجتہد کے قرآن و حدیث پر عمل کرنیوالے ۔ اس تقریر ہی سے ظاہر ہے کہ اہل حدیث مثل دیگر فرقوں کے جدید نہیں ہیں بلکہ وہی ہیں جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اول طبقے کے مسلمان تھے ۔ فرق اتنا ہے ۔ کہ طبقہ اول کے مسلمان اصحاب الحدیث یا اہل حدیث کے لقب سے مشہور نہیں تھے ۔ اور ان کو اس لقب کی ضرورت بھی نہ تھی ۔ کیونکہ اس زمانہ میں اس روش کے برخلاف کوئی بھی نہ تھا ۔ مگر جب ایسے لوگ پیدا ہوئے جو بقول شاہ صاحب مرحوم اپنے اپنے اماموں کی رایوں کو کافی جاننے لگے ۔ تو مقابلتہً ان کا نام اہلحدیث مشہور ہو گیا ۔ نتیجہ یہ ہے کہ اہلحدیث کا لقب مذہبی نہیں بلکہ طریق عمل کی وجہ سے ہے اور یہ کہ یہ فرقہ بلحاظ اپنے طریق عمل کے سب سے قدیم ہے بلکہ اصل ٹھیٹھ اسلام پر ہے ۔ حنفی ۔ شافعی وغیرہ نام تیسری صدی کے جدید نام ہیں نیز ان میں وہ لطف نہیں ۔ جو اہلحدیث میں ہے ۔ کیونکہ یہ نام ایسے لوگوں کی طرف نسبت ہیں جو اس نسبت کا حق نہیں رکھتے (مفصل کے لئے رسالہ انصاف مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم ملاحظہ ہو) رہا یہ شبہ جو بعض لوگوں کو ہوتا ہے کہ جس طرح اہل قرآن کے معنے ہیں ۔ صرف قرآن پر عمل کرنیوالے ۔ اسی طرح اہل الحدیث کے معنی ہونگے صرف حدیث پر عمل کرنیوالے تو کیا قرآن شریف پر یہ لوگ عمل نہیں کرتے ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث قرآن شریف کی تفسیر ہے جو احکام قرآن مجید میں مجمل آئے ہیں حدیث شریف نے اُن کو مفصل اور شرح بیان کیا ہے ۔ پس جسطرح تفسیر کے لینے سے قرآن مجید اُس کے اندر آجاتا ہے اسی طرح حدیث پر عمل کرنے والے قرآن مجید پر پہلے عمل کرتے ہیں ۔ لیکن صرف قرآن لینے سے تفسیر نہیں آتی ۔ پس اہل قرآن حدیث سے منکر ہیں ۔ مگر اہلحدیث قرآن سے منکر نہیں ہو سکتے کیونکہ کوئی شخص شرح کو مان کر اصل متن سے انکاری نہیں ہو سکتا والعلم عند اللہ ۔

س نمبر ۸۷ ۔ پنجگانہ نماز میں سنت موکدہ کی کتنی رکعتیں ہیں ۔ خواہ وہ اہلحدیث کی رائے ہو یا حنفی مذہب کا ہو ۔ نماز ظہر میں اول جو چار رکعت سنت ہے ۔ اُسکی نسبت دو رکعت کا بھی شروع شروع پڑھنا کہیں سے ثابت ہے یا نہیں ۔ اور زیادہ تر افضل دو رکعت ہے یا چار رکعت ۔

س نمبر ۸۸ ۔ غسل احتلام ۔ خواہ جنب ۔ یا مباشرت اپنی عورت سے ہو یا غیر کی ۔ جو وضو غسل کی حالت میں کیا جاویگا اُس سے نماز ادا ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو کچھ مکروہیت یا ثواب کم و بیش نماز کا ہوتا ہے ۔ یا نہیں بمعہ تفصیل کے بتلانا چاہیئے ۔

س نمبر ۸۹ ۔ نماز اگر کسی وجہ سے کسی وقت کی فوت ہو جائے تو اس کو قضا کر کے دوسری وقت کی نماز پڑھنا چاہیئے یا نماز وقت کی ادا کر کے قضا کی ادا کرے ۔ مثلاً نماز عشا قصداً نہیں بلکہ کسی خاص وجہ سے قضا ہو گئی ۔ نماز فجر کا وقت اخیر ہے اب اگر عشا قضا ادا کی جاتی ہے تو فجر کی نماز قضا ہوتی ہے علی ہذا القیاس دیگر وقتوں میں بھی ایسا ہی ہو جب اول کونسی نماز ادا کرنی چاہیئے ۔

(امیر الدین گرداور جنگل ریاست کوٹہ خریدار ۳۲۸ ۵)

ج نمبر ۸۷ ۔ سنت موکدہ پنجگانہ نمازوں میں دس رکعتیں ہیں ۔ ظہر کی چار رکعتیں بھی آئی ہیں اور دو بھی ۔ شاہ عبد الحق صاحب حنفی مرحوم نے مشکوٰۃ کے حاشیہ پر ظہر کی دو رکعتوں کو تسلیم کیا ہے تاہم بحکم من تطوع خیراً فہو خیر له چار افضل ہیں ۔

ج نمبر ۸۸ ۔ وضو جب ایکدفعہ کیا جائے جب تک وہ کسی ناقض سے توڑنیوالا

ahmadimuslim.de

ٹوٹے نہیں نماز وغیرہ سب افعال اس کے ساتھ جائز ہیں۔ پس غسل سے پہلے جو وضو کیا جائے اس کے ساتھ بھی نماز جائز ہے۔ وضو کے بعد غسل کرنا وضو کو توڑتا نہیں۔

ج نمبر ۸۹۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خندق کی جنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مع صحابہ کرام کے کئی ایک نمازیں فوت ہو گئیں تو آپ نے ترتیب سے پہلی پہلے پڑھی لیکن اگر وقتی کا وقت بھی فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو وقتی پہلے پڑھ لے کیونکہ فوت شدہ کا وقت تو جا چکا ہے اب اسکا بھی کیوں کھوئے۔

س نمبر ۹۰۔ زید نے بعد تولد کے ایک وزن پورا اور ایام رضاعت کے اندر گاہے بگاہے ہندہ کا دودھ پیا ہے تو اس صورت میں از روئے شریعت کے ہندہ زید کی رضاعی ماں ہوئی یا نہ اور اگر ہندہ زید کی رضاعی ماں ہوئی تو ہندہ کی لڑکی مساۃ عفیفہ زید سے بطور حقیقی ہمشیرہ کے بے حجابانہ ملاقات باسبب رضاعی ہمشیرہ ہونے کے از روئے شریعت کر سکتی ہے یا نہ اور یہ بھی واضح رہے کہ زید رشتہ میں عفیفہ کا چچیرا بھائی بھی ہوتا ہے؟

س نمبر ۹۱۔ سعید رشتہ میں زید کا بہنوئی ہوتا ہے آج عرصہ آٹھ نو ماہ کا ہوتا ہے کہ سعید نے اپنا کچھ روپیہ زید کے پاس ودیعت رکھا تھا۔ پھر بعد چند یوم کے سعید نے کچھ روپیہ زید کو بطور مضاربت کے دیا تھا۔ پھر بعد چند یوم کے سعید نے کچھ روپیہ زید کو قرضہ دیا تھا۔ اتفاق سے سعید اپنے مکان پر نہیں تھا حسب قسمت زید کی ہمشیرہ سعید کی زوجہ کا انتقال ہو گیا۔ بعد تجہیز تکفین کے زید نے سعید کا کچھ روپیہ اور سعید کی زوجہ کا زیور چاندی اور سونے کا سعید کے صندوقچے سے نکال لیکر اپنے مکان لے گیا۔ اسوقت سعید کا حقیقی بھائی خالد نے مزاحم ہو کر زید کو گرفت کیا کہ میرا بھائی سعید کا روپیہ اور زیور تم نے بغیر اطلاع میرے کیوں لایا۔ اسپر زید نے جواب دیا کہ زیور وغیرہ جو میں نے لایا ہے سب سعید ہی کا ہے۔ اسوقت حفاظت سے اپنے مکان پر رکھا ہے سعید مکان آئیں گے اس کا حوالہ کر دونگا۔ بعد ازاں سعید باہر سے اپنا مکان آ کر اپنا بھائی خالد کا زبانی واقعہ مذکورہ سے واقف ہو کر زید سے اس زیور و روپیہ کو بھی طلب کیا۔ اور اس کے پہلے جو روپیہ اس کے پاس ودیعت رکھا تھا اور جو روپیہ اس کو مضاربت پر دیا تھا اور جو روپیہ اس کو قرضہ دیا تھا ان سب کو بھی طلب کیا تو کہا کہ روپیہ تو اسوقت نہیں ہے اور زیور تمہارا ہی ہے جب تم دوسرا عقد کرو گے تب دونگا۔ مگر جب سعید نے زید سے اپنے روپیہ وغیرہ کا کما حقہ مطالبہ کیا تب زید صاف منکر ہو گیا۔ اور کہا کہ میرے پاس تمہاری کوئی چیز نہیں ہے۔ اب سعید کے پاس ان سب روپیہ کی کوئی دستاویز نہیں کہ جس کی قوت سے عدالت میں نالش کرے۔ مجبوراً صبر کیا۔ اتفاق سے زید کی بھی کوئی چیز سعید کے قبضہ میں آگئی۔ جب زید نے اپنی چیز کو سعید سے طلب کیا تب سعید نے زید کو خوب سمجھایا اور از حد تملق سے کہا کہ میرے وہ سب روپے وغیرہ دو تو تمہاری چیز تمکو دیتا ہوں۔ گو جب بھی زید راضی نہیں ہوا تب سعید نے بھی زید کی چیز کا انکار کیا اور کہا یہ چیز میری ہے تمہاری نہیں۔ اب از روئے شریعت کے سعید کا یہ فعل غصب میں شمار ہوگا اور عند اللہ اس کا مواخذہ ہوگا یا نہ۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ غصب ہوگا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ غصب نہ ہوگا۔ سعید نے اپنے روپیہ و زیور تلف شدہ کا عوض لیا ہے جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا

(ثاقب مرشد آبادی۔ شیخملی پوری خریدار [illegible])

ج نمبر ۹۰۔ حدیث میں ہے پانچ مرتبے دودھ پینے سے دودھ ماں ہوتی ہے۔ پورا دن پینے سے تو کئی مرتبے ہوتے ہیں۔ مرتبہ اس کو کہتے ہیں جو بچہ ایک دفعہ دودھ پیتا ہوا چھوڑ دیا کرتا ہے۔ پس ہندہ زید کی رضاعی ماں ہے۔ و عفیفہ اس کی ہمشیرہ ہے بے حجابانہ اس کے سامنے آنا اس کو جائز ہے۔ لیکن اگر کسی نوع کے فساد کا خطرہ ہے تو نہ آنا چاہئے۔

ج نمبر ۹۱۔ ایک حدیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ جس قدر کوئی کسی کی حق تلفی کرے اتنا اس سے کسی طرح لے لینا جائز ہے۔ مگر ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے لا تخن من خانك یعنی جو تمہاری خیانت کرے تم اس کی خیانت نہ کرو۔ ان دونوں حدیثوں کے ملانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ افضل یہی ہے کہ سعید زید کی چیز واپس کر دے۔ لیکن اگر اپنے حق کے عوض میں رکھ لے تو جائز ہے۔ زید واپس کرے۔

س نمبر ۹۲۔ کرزن گزٹ دہلی مطبوعہ [illegible] اپریل سنہ [illegible] نمبر [illegible] جلد [illegible] کے پرچہ میں اڈیٹر مرزا حیرت نے اسلامی بینک کی تحریک کی ہے جس میں منجملہ اور عبارات کو صفحہ ۳ کے تیسرے کالم کے اخیر میں یہ عبارت تحریر کی ہے کہ "خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس گرو رکھی تھی جب کہ حضرت عثمان ذو النورین [illegible] مشکل ہو گیا یہ زرہ اسوقت گروی رکھی گئی جب شریعت نے سود [illegible] کوئی حکم نافذ نہیں فرمایا تھا [illegible] بہر حال زرہ گرو ضرور رکھی گئی اور اسکا سود ضرور دیا گیا"۔ مرزا حیرت کا یہ کہنا صحیح ہے یا غلط۔

(ثاقب شیخملی پوری مرشد آبادی۔ خریدار [illegible]) (باقی آئندہ)

ج نمبر ۹۲۔ گرو رکھنے کا حکم تو خود قرآن مجید میں ہے فَرِهٰنٌ مَّقْبُوضَةٌ یعنی قرض دیتے وقت کوئی چیز گرو دے دیا کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال کے وقت حضور کی زرہ گرو تھی*

* بغیر سود نہیں ہوتا تھا بلکہ گرو صرف اعتبار کے لئے ہوتا ہے اسی طرح حضرت علی کا قصہ سمجھ لو۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

افسوس صد افسوس اس ہفتہ جماعت اہلحدیث کے سرگرم ممبر اور اخبار اہلحدیث کے قدردان منشی سعد اللہ سعدی لودہانوی ایک ہی روز کے تپ سے دنیا سے انتقال کر گئے۔ مرحوم نومسلم تھے بلکہ نومسلموں کے لئے ایک نیک نمونہ تھے۔ کرشن قادیانی کچہ اوچہے پن سے تعجب نہیں کہ مرحوم کے متعلق کوئی پیشگوئی نکال ماریں۔ مگر یاد رکھیں سے

مرگ عدو جائے شادمانی نیست ... کہ زندگانئے مانیز جاودانی نیست

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑہکر دعاء مغفرت کریں۔ امرتسر میں پڑہا گیا۔

۲ جنوری کو امیر صاحب کابل کی فوج امرتسر سے گذری۔ امرتسر سے تین میل جانب لاہور ایک سٹیشن پر ان کے لئے چاء وغیرہ کا انتظام تہا۔ مگر انہوں نے اترتے ہی سب سے پہلا یہ کام کیا کہ نماز با جماعت ادا کی۔ دیکھنے سے ایک شان اسلام معلوم ہوتی تھی اور صحابہ کرام کا زمانہ یاد آتا تہا۔ خدا کرے امیر صاحب مزارات کی زیارت بھی صرف سنت طریق سے کریں۔

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی کے سکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن کا سالانہ جلسہ ۸۔ ۹۔ ۱۰ فروری کو ہوگا۔ آنے والے حضرات اپنے اپنے ارادہ سے یکم فروری تک اطلاع دیں۔

شکر ہے کہ ڈاکہ کانفرنس کا جلسہ بخیر وخوبی تمام ہوا۔

افسوس کلکتہ کانگریس میں بعض ممبران کے اوچہا پن سے باہمی رنجش ہو کر آخر صلح ہوئی۔

امیر صاحب کو دورہ ہند کا ترمیم شدہ پروگرام حسب ذیل ہے۔

لنڈی کوتل۔ آمد۔ بدہ ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء بوقت سہ پہر روانگی صبح ۳ جنوری

پشاور۔ آمد جمعرات۔ ۳ جنوری بوقت صبح۔ قیام ۴۔ ۵۔ ۶ جنوری۔ روانگی پیر ۷ جنوری بوقت صبح۔

سرہند۔ آمد۔ منگل ۸ جنوری بوقت صبح۔ قیام دس گھنٹہ۔ روانگی۔ منگل بوقت شام۔

آگرہ۔ آمد۔ بدہ۔ ۹ جنوری بوقت صبح۔ قیام ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴ و ۱۵ جنوری

علیگڈہ۔ آمد۔ بدہ ۱۶ جنوری دوپہر۔ قیام دس گھنٹے۔ روانگی بدہ۔ ۱۶ جنوری بوقت شام۔

کانپور۔ آمد۔ جمعرات ۱۷ جنوری صبح۔ قیام دس گھنٹے۔ روانگی جمعرات ۱۷ جنوری بوقت شام۔

گوالیار۔ آمد جمعہ ۱۸ جنوری صبح۔ قیام ہفتہ ۱۹ جنوری۔ روانگی اتوار ۲۰ جنوری بوقت شام

دہلی۔ آمد پیر ۲۱ جنوری صبح۔ روانگی منگل ۲۲ جنوری شام۔

اجمیر۔ آمد۔ بدہ ۲۳ جنوری صبح۔ قیام دس گھنٹے۔ روانگی بدہ ۲۳ جنوری شام۔

دہلی۔ آمد ۲۴ جنوری صبح جمعرات قیام ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷ جنوری۔ روانگی پیر ۲۸ جنوری بوقت شام۔

کلکتہ۔ آمد بدہ ۳۰ جنوری صبح۔ قیام ۳۱ جنوری۔ یکم۔ دوم فروری۔ روانگی اتوار ۳ فروری بوقت شام۔

بہاگلپور۔ آمد منگل ۵ فروری صبح۔ قیام ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹ فروری۔ روانگی اتوار ۱۰ فروری بوقت سہ پہر۔

بمبئی آمد۔ پیر ۱۱ فروری صبح۔ قیام ۱۲۔ ۱۳ فروری۔ روانگی جمعرات ۱۴ فروری سہ پہر سیاحت بحر جمعہ ۱۵ فروری۔

کراچی آمد۔ ہفتہ ۱۶ فروری۔ روانگی ۱۷ فروری شام۔

سکہر۔ آمد۔ پیر ۱۸ فروری صبح معائنہ پل۔ روانگی پیر ۱۸ فروری۔

بہاولپور سٹیٹ۔ آمد پیر ۱۸ فروری سہ پہر۔ قیام ۱۹۔ ۲۰ فروری۔ روانگی ۲۱ فروری۔ جمعرات سہ پہر۔

لاہور۔ آمد جمعہ ۲۲ فروری صبح۔ قیام ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵ فروری بروز پیر۔ معائنہ نہر چناب قریب سانگلا۔ روانگی (سانگلا سے) ۲۵ فروری شام

پشاور۔ آمد۔ منگل ۲۶ فروری صبح۔ قیام بدہ ۲۷ فروری۔ روانگی جمعرات ۲۸ فروری صبح۔

لنڈی کوتل۔ آمد جمعرات ۲۸ فروری سہ پہر۔ روانگی جمعہ یکم مارچ بوقت صبح۔

افسوس کہ اہلحدیث کے نائب ایڈیٹر منشی علم الدین کی دادی کا مرض استسقا سے ۶ جنوری کو انتقال ہو گیا۔ ناظرین اہلحدیث سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے حق میں دعائے خیر کریں اور جنازہ غائب پڑہیں۔ امرتسر میں مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی امامت میں مرحومہ کا حاضر جنازہ پڑہا گیا۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا

پیسہ اخبار کا ایک نامہ نگار بمبئی سے لکہتا ہے کہ مہاراجہ صاحب بڑودہ نے بمبئی میں مسلمانوں کے ساتھ مل کر کہانا کہایا جو مسلمانوں کے ہاں تیار کیا گیا تہا (بیشک مہاراجہ صاحب نے مذہبی تقلید کو ترک کر کے اپنی روشن خیالی کا عملی ثبوت دیا جو قابل تحسین ہے)

ahmadimuslim.de

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی رقیق کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹوں کے اندر نامردی کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی طلاکی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت سے معہ محصولڈاک [illegible] ہے۔

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و بہی ہیں جو فولاد چاندی اور وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیجاتی ہیں۔ جو صاحب جریان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کئی ماہ کے شاکی ہوں وہ ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت [illegible] معہ محصولڈاک

مومیائی ابتدائی سل و دق۔ ورم۔ ہر قسم کی دماغی اور بدنی کمزوری۔ درد کمر وغیرہ کے دفعیہ کو اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگنے پر دو چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد ۴ رتی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی بہی و مولد خون ہے۔ بچہ۔ بوڑھے۔ جوان سب کو یکساں مفید ہے قیمت [illegible] معہ محصول

معجون مقوی دماغ جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہو اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ اور زکام و دردسر سے تنگ آگئے ہوں۔ ضعف بصر کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں۔ خوش مزہ اور خوشرنگ ہے۔ اسکے استعمال سے انشاءاللہ تمام شکایات رفع ہو جائینگی۔ قیمت [illegible] معہ محصول

ممسک جریان اس کے استعمال سے انشاءاللہ جریان چند ہی روز میں جاتی رہیگی۔ قیمت فی شیشی [illegible] معہ محصول

خوشبودار منجن اس منجن کے استعمال سے دانت موتیوں کی طرح صاف ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کے مرض سے محفوظ رہتے ہیں۔ بدبو وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ اور بہت دیر تک منہ سے خوشبو آتی رہتی ہے قیمت فی ڈبیہ [illegible] معہ محصول

ان کے علاوہ ہر قسم کے مرض کی دوا مفصل کیفیت لکھنے سے ہمارے ہاں سے مناسب قیمت پر مل سکتی ہے۔

المشتہر

پروپرائٹر وی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے۔ فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مال متفرق

لنگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
لنگی زرین [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" اوڑھنی کی [illegible] " [illegible] " "
ازار بند سوتی [illegible] " [illegible] " "
" ریشمی [illegible] " [illegible] " "
تہمان گبرون [illegible] " [illegible] " "
بنا ساخت لدھیانہ [illegible] " [illegible] " "
" زرین ہوشیارپوری [illegible] " [illegible] " "
جراب ورسٹانہ اونی [illegible] سے [illegible] تک
پٹی سوسی طول [illegible] گز عرض [illegible] گرہ [illegible] سے [illegible] تک
چادر پشمینہ [illegible] سے [illegible] تک
صافہ لنگی خاکی [illegible] سے [illegible] تک
بنیان و پاجامہ سوتی [illegible] سے [illegible] تک
دری برائے پلنگ [illegible] سے [illegible] تک

کلاہ سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" زرین [illegible] " [illegible] " "
رومال ریشمی [illegible] " [illegible] " "
کمبل دیسی [illegible] " [illegible] " "
" فوجی [illegible] " [illegible] " "
لوئی سفید [illegible] " [illegible] " "
" کمبل [illegible] گز عرض [illegible] گز [illegible] سے [illegible] تک
پٹی دیسی اونی [illegible] سے [illegible] تک فی جوڑہ
جراب ودستانے سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی درجن
فوجی زین خاکی رنگ ساختہ [illegible] سے [illegible] تک
صافہ لنگی اور دوپٹے [illegible] سے [illegible] تک
بنیان و پاجامہ اونی [illegible] سے [illegible] تک
چق نہی و دو تہی [illegible] سے [illegible] تک
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔

باقی مال مفصل فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیں

علاوہ انکے ہر قسم کا مال فوجی لنگیاں۔ کمربند۔ سیڈل ربن۔ بٹن جھالر۔ سوتی و زریں۔ پیچ اونی۔ سنہری روپہلی وغیرہ بہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایک بار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ: سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ خاص خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد قیمت آنے پر ارسال کیا جاتا ہے۔

المشتہر

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹراکٹرز لودھیانہ